Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

6 جمادی الاوّل 1436 ہجری 269 تبلیغ 1394 ہش 26 فروری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصنِ حصین میں آسکو اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو

ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اُس کا رُعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصنِ حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قُدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلافِ شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفسِ اسلام تک پہنچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے موردِ عتاب ہوئے۔ دل بیقرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراطِ مستقیم رکھتے ہیں اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں.....

تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان کا پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گذاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا.....

اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رُعب دُوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں، ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار اُنہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دُنیا سے برداشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو اُن کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گئی اور اسّی مُہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں، اُٹھا لائی اور کہا کہ ان مہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مہریں اُن کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عندالضرورت اپنے صرف میں لانا۔ سید عبدالقادر صاحبؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپؒ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپؒ گذرے، اُس میں چند راہزن قزاق رہتے تھے جو مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ دُور سے سید عبدالقادر صاحبؒ پر بھی ان کی نظر پڑی۔ قریب آئے تو انہوں نے کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپؒ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں۔ جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اُس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اُس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقان کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔ امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپؒ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ میں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر امیر قزاقان رو پڑا اور کہا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کے ساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی... مَیں ”چوروں قُطب بنایا اِی“ اِسی واقعہ کو سمجھتا ہوں۔ الغرض سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے بیعت کرنے والے چور ہی تھے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا (آل عمران:201) صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بدمعاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اُس کا رُعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50 ایڈیشن 2008)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 36

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سوسال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے فرزند سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ پر یہ الزام عائد کیا کہ آپ نے تمام اہل قبلہ کو کافر قرار دیا۔ یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ اُن لوگوں کو جو مسیح موعود علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتے کافر سمجھتی ہے۔

اس ضمن میں سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ قرآن مجید کی رو سے مسلمان کی کیا تعریف ہے اور لغوی اور اصطلاحی معنوں کی رو سے کافر کسے کہتے ہیں۔

مسلمان کون ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ (النساء:95)

یعنی اے ایمان دارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کرلیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ (الحجرات:15)

یعنی اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے (ہم نے فرمانبرداری قبول کرلی ہے) کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقۃً داخل نہیں ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اَهْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ وَلَا تَشْهَدُوْا عَلَيْهِمْ بِشِرْكٍ

یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو گناہ کی وجہ سے مت تکفیر کرو اور ان پر شرک کی تہمت نہ لگاؤ۔ (المعجم الاوسط 5:96)

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ كَفَّرَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَاِنْ كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ۔''

یعنی جو کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر ٹھہراتا ہے، اگر تو وہ واقعی کافر ہے (پھر تو ٹھیک ہے) وگرنہ کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔

ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اب ہم معترض کے اعتراض کو لیتے ہیں۔ یہ سوال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے سامنے بھی پیش ہوا۔ چنانچہ منشی برہان الحق صاحب شاہجہان پوری نے آپؑ سے سوال کیا کہ:

''حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہلِ قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کرکے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ (الاعراف:۳۸) یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں، ایک خدا پر افتراء کرنے والا (حاشیہ: ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔ اس پر قرینہ یہ ہے کہ مفتری کے مقابل پر مکذّب کتاب اللہ کو ظالم ٹھہرایا ہے اور بلا شبہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے کافر ہے۔ سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ منہٗ) ۔ دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذّب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اور اگر میں مفتری نہیں تو بلا شبہ وہ کفر اس پر پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو ان نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں ان کو دیکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خبر دی کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ردّ کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افتراء کرنے کے کافر ٹھیرا کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات:۱۵)

یعنی عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں یوں کہو کہ ہم نے اطاعت اختیار کرلی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس جبکہ خدا اطاعت کرنیوالوں کا نام مومن نہیں رکھتا۔ پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہوسکتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہزارہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان میں ظاہر ہوئے پھر بھی میری تکذیب سے باز نہیں آتے۔ وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھیرا کر اپنے کفر پر مہر لگا دی۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہوجاتا ہے۔ پھر جب کہ دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھیرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہوجاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخمِ دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذّب نہ ہوں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء:۱۴۶) یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ مَا زَنَا زَانٍ وَهُوَ مُوْمِنٌ وَمَا سَرَقَ سَارِقٌ وَهُوَ مُوْمِنٌ (حاشیہ: صحیح بخاری میں اسی معنی کی روایت اس طرح مذکور ہے: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُوْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُوْمِنٌ) یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہوسکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہوجاتا ہے تو اپنے مولویوں کا فتویٰ مجھے دکھلاویں میں قبول کرلوں گا اور اگر کافر ہوجاتا ہے تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دیں۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ میں ان کے اسلام میں شک کروں بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرت ان میں نہ پائی جائے۔'' (حاشیہ: جیسا کہ میں نے بیان کیا کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہوگئی ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔ منہ)

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷ تا ۱۶۹)

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے .... جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہوسکتا۔''

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت، نماز باجماعت کا التزام، معاندین ومخالفین کی مخالفتوں کا انجام، افواہوں کے پھیلانے سے باز رہنے، وقت کے ضیاع سے بچنے، سیر کی باقاعدگی وغیرہ متفرق امور سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وفرمودات سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ مختلف واقعات کا دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ اور احباب جماعت کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06؍فروری 2015ء بمطابق 06 تبلیغ 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے پڑھنے کے منفی اور مثبت اثرات جس طرح جس سوچ کے ساتھ انسان پڑھتا ہے اسی طرح کے اثرات قائم ہوتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ’’مجھے ایک واقعہ یاد ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ بیان فرما رہے تھے کہ ڈیبیٹنگ سوسائٹیز (debating societies) جو ڈیبیٹ (debate) کرتی ہیں اور بلاوجہ ایک مقرر حق میں بولتا ہے، دوسرا خلاف بولتا ہے۔ اس سے بعض دفعہ سوچوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ جو بھی بولنے والے ہیں وہ وہ نہیں کہہ رہے ہوتے جو ان کے دل میں ہوتا ہے بلکہ ایک مقابلے کی صورت ہوتی ہے جس میں بولنا ہوتا ہے۔ تو بہرحال اس کا بیان فرماتے ہوئے کہ یہ باتیں بعض دفعہ ایمان میں خرابی کا باعث بن جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ مولوی بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت مؤید تھے اور کہتے ہیں کہ مَیں بہت مخالف تھا۔ (یعنی مولوی محمد احسن صاحب بہت مخالف تھے۔) مولوی بشیر صاحب ہمیشہ دوسروں کو براہین احمدیہ پڑھنے کی تلقین کرتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ شخص مجدد ہے جس نے یہ کتاب لکھی ہے۔ کہتے ہیں کہ آخر مَیں نے ان سے کہا (مولوی محمد احسن صاحب نے مولوی بشیر صاحب کو کہا) کہ آؤ مباحثہ کر لیتے ہیں کہ آیا یہ مجدّد ہیں کہ نہیں۔ لیکن مباحثے کی صورت کیا ہوگی؟ آپ تو چونکہ مؤید ہیں تائید کرنے والے ہیں آپ مخالفانہ نقطۂ نگاہ سے کتابیں پڑھیں اور میں مخالف ہوں اس لئے میں موافقانہ نقطہ نگاہ سے پڑھوں گا۔ اور سات آٹھ دن کتابوں کے مطالعہ کے لئے مقرر ہو گئے اور دونوں نے کتابوں کا مطالعہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مَیں جو مخالف تھا (مولوی محمد احسن صاحب کہتے ہیں کہ مَیں جو مخالف تھا) احمدی ہو گیا اور وہ جو قریب تھے بالکل دُور چلے گئے۔ مولوی احسن صاحب کی سمجھ میں بات آ گئی اور بشیر صاحب کے دل سے ایمان جاتا رہا۔ اس پر اپنی رائے دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ علم النفس کے رو سے ڈیبیٹس (debates) کرنا سخت مضر ہے اور بعض اوقات سخت نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک مسائل ہیں جن کو سمجھنے کی ہر مدرّس اہلیت نہیں رکھتا۔

(ماخوذ از الفضل 11 مارچ 1939 صفحہ 8 نمبر 58 جلد 27)

پس اچھی بات میں بھی اگر تنقید کی نظر سے، اعتراض کی نظر سے مطلب نکالنے کی کوشش کریں تو وہی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر بہت سے لوگ اس لئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پڑھتے ہی اعتراض کرنے کے لئے ہیں اور پھر سیاق وسباق سے بھی نہیں ملاتے کہ ہم نے پڑھا یہ لکھا ہوا ہے اور وہ لکھا ہوا ہے۔ تو یہ کچھ نئی چیز نہیں ہے۔ اعتراض کرنے والے تو خدا تعالیٰ کے کلام میں بھی اعتراض نکال لیتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یہ مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے لیکن اعتراض کرنے والے جو ہیں، ظالم لوگ جو ہیں ان کو یہ خسارے میں ڈالتا ہے، نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے دور ہٹتے چلے جاتے ہیں اور مزید اعتراض خدا تعالیٰ کی ذات پر کرنا شروع کر دیتے ہیں، اسلام پر کرنا شروع کر دیتے ہیں، مذہب کی ضرورت پر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس چاہے خدا تعالیٰ کا کلام ہی کیوں نہ ہو اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک پاک دل ہو کر پڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

پھر نماز کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپؑ مقدمے کی پیروی کے لئے گئے اور مقدمے کے پیش ہونے میں دیر ہو گئی۔ نماز کا وقت آ گیا۔ آپ باوجود لوگوں کے منع کرنے کے نماز کے لئے چلے گئے اور جانے کے بعد ہی مقدمہ کی پیروی کے لئے بلائے گئے مگر آپ عبادت میں مشغول رہے۔ اس سے فارغ ہوئے تو عدالت میں آئے۔ حسب قاعدہ جو حکومت کا قاعدہ ہے، عدالت کا جو قاعدہ ہے چاہئے تو یہ تھا کہ مجسٹریٹ آپ کے خلاف یکطرفہ ڈگری کر دیتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجسٹریٹ کی توجہ اس طرف کروائی کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں عبادت کر رہے ہیں اور اس نے آپ کی غیر حاضری کو نظرانداز کر کے فیصلہ آپ کے حق میں یا آپ کے والد صاحب کے حق میں کر دیا۔

(ماخوذ از دعوۃ الامیر۔ انوار العلوم جلد 7 صفحہ 575)

اپنے تو مقدمے ہوتے نہیں تھے۔ جائیدادوں کے مقدمے تھے۔ اگر کبھی مجبوری سے جانا پڑے تو والد صاحب کی وجہ سے ہی جایا کرتے تھے۔

پھر ایک جگہ نماز باجماعت کی مزید اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ کس طرح ہمیں نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ’’نماز باجماعت کی ایک یہ ترکیب ہے کہ بیوی بچوں کو ساتھ لے کر جماعت کرا لی جائے۔ عادت نہ ہونے کی وجہ سے باجماعت نماز کی قیمت لوگوں کے دلوں میں نہیں رہی۔ کیونکہ باجماعت نماز کی عادت نہیں ہے اس لئے یہ اندازہ ہی نہیں رہا کہ باجماعت نماز کی کس قدر قیمت ہے۔ اس عادت کو ترک کر کے یعنی جو علیحدہ نماز پڑھنے کی عادت ہے اس کو ترک کر کے نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے مواقع پر جب نماز کے لئے مسجد میں نہ جا سکتے تھے تو گھر میں ہی جماعت کرا لیا کرتے تھے اور شاذ ہی کسی مجبوری کے ماتحت الگ نماز پڑھتے تھے۔ اکثر ہماری والدہ کو ساتھ ملا کر جماعت کرا لیتے تھے۔ والدہ کے ساتھ دوسری مستورات بھی شامل ہو جاتی تھیں۔ پس اوّل تو ہر جگہ دوستوں کو جماعت کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنی چاہئے اور جس کو یہ موقع نہ ہو اسے چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہی مل کر نماز باجماعت کرا لیا کرے۔ ہر جگہ دوستوں کو نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ جہاں شہر بڑا ہو۔ دوست دور دور رہتے ہوں۔ وہاں محلے دار جو ہیں ان کو جماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ جہاں مساجد نہیں ہیں وہاں مساجد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘ (بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 493)

بہرحال نماز باجماعت کی اہمیت یہ ہے کہ اگر گھروں میں بھی ہوں تو بچوں کو ساتھ ملا کر نماز پڑھا کریں تا کہ بچوں میں بھی نماز باجماعت کا احساس رہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی

بڑی تلقین فرمائی کہ نماز اپنی تمام تر شرائط کے ساتھ پڑھا کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 433۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مصلح موعود نے اس بارے میں فرمایا کہ: ’’تمام قیود اور پابندیوں کے ساتھ‘‘ نماز پڑھنا‘‘ ایک انتہا درجہ کی خوبصورت چیز ہے مگر جب ہم اپنی غفلت اور نادانی کی وجہ سے اس کو چھانٹتے چلے جائیں تو وہ بے فائدہ اور لغو چیز بن جاتی ہے۔‘‘ (نماز کی خوبصورتی اس کو سنوار کر پڑھنے میں ہے لیکن اگر سنوار کر نہ پڑھیں تو پھر وہ لغو چیز ہو جاتی ہے) ’’اور ایسی نماز کبھی بابرکت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ لوگ نماز اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح مرغ ٹھونگے مار کر دانے چگتے ہیں۔ ایسی نماز یقیناً کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی بلکہ بعض دفعہ ایسی نماز لعنت کا موجب بن جاتی ہے۔

(ماخوذ از الفضل 20 مئی 1939 صفحہ 4 جلد 27 نمبر 115)

ایک دفعہ کسی نے حضرت مصلح موعودؓ کو شکایت کی کہ ماتحت ہمیں سلام نہیں کرتے یا چھوٹے جو ہیں وہ بڑوں کو سلام نہیں کرتے۔ اس پر آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ ’’سلام کرنے کا حکم دونوں کے لئے یکساں ہے۔‘‘ ایک جیسا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ’’میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک شعر سنا ہوا ہے کہ

وہ نہ آئے تو تُو چل اے میرؔ تیری کیا اس میں شان گھٹتی ہے‘‘

فرماتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ایک بھائی نہیں مانتا تو کیوں نہ ہم خود اس پر عمل کر لیں۔ پس اگر شکایت درست ہے تو یہ فعل عقل کے خلاف اور اَخلاق سے گرا ہوا ہے۔ یہ کہیں حکم نہیں کہ سلام صرف چھوٹا کرے، بڑا نہ کرے۔ اگر ماتحت نے نہیں کیا تو افسر خود پہل کر دے۔ فرماتے ہیں کہ میرا اپنا یہ طریق ہے کہ جب خیال کرتا ہوں تو میں خود پہلے سلام کہہ دیتا ہوں۔ بعض دفعہ خیال نہیں ہوتا تو دوسرے کہہ دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں ایسی باتوں میں ناظروں کو اعتراض کرنے کی بجائے خود نمونہ بننا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 173)

پس ہمارے ہر عہدیدار کو چاہے وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں، چاہئے کہ اپنے نمونے قائم کریں۔ سلام کرنے میں پہل کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔ بعض بڑے یا عہدیدار ایسے بھی ہیں جو سلام کا جواب بھی مشکل سے دیتے ہیں ایسی بھی شکایتیں میرے پاس آتی ہیں۔ تو افسروں کو اگر شکوہ ہے تو لوگوں کو بھی شکوہ ہوتا ہے کہ سلام کا جواب نہیں دیتے یا اتنی ہلکی (آواز سے) منہ میں دیتے ہیں کہ ان کو سمجھ نہیں آتی یا ایسی بے اعتنائی سے دے رہے ہوتے ہیں کہ لگتا ہے کیا مصیبت پڑ گئی۔ بہرحال جماعت کے اندر ہر طبقے کو سلام کو رواج دینا چاہئے۔ یہ حدیث بھی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ الا المومنون......حدیث نمبر 194)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت آپ کے زمانے میں کس طرح لوگ کیا کرتے تھے اس کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ بیان فرماتے ہیں کہ ’’اکتوبر 1897ء میں آپ کو ایک شہادت پر ملتان جانا پڑا۔ وہاں سے شہادت دے کر جب واپس تشریف لائے تو کچھ دنوں کے لئے لاہور بھی ٹھہرے۔ یہاں جن جن گلیوں سے آپ گزرتے ان میں لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور پکار پکار کر برے الفاظ آپ کی شان میں نکالتے۔ (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ) میری عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی اور مَیں بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ میں اس مخالفت کی جو لوگ آپ سے کرتے تھے وجہ تو نہیں سمجھ سکتا تھا اس لئے یہ دیکھ کر مجھے سخت تعجب آتا کہ جہاں سے بھی آپ گزرتے ہیں لوگ آپ کے پیچھے کیوں تالیاں پیٹتے ہیں، سیٹیاں بجاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک ٹُنڈا شخص جس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور بقیہ ہاتھ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ نہیں معلوم ہاتھ کے کٹنے کا ہی زخم باقی تھا یا کوئی نیا زخم تھا۔ بہرحال وہ زخمی ہاتھ تھا۔ وہ بھی لوگوں میں شامل ہو کر غالباً مسجد وزیر خان کی سیڑھیوں پر کھڑا تالیاں پیٹتا تھا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتا تھا اور دوسروں کے ساتھ مل کر شور مچا رہا تھا کہ ہائے ہائے مرزا اٹھ گیا۔ یعنی میدان مقابلہ سے فرار ہو گئے۔ نعوذ باللہ۔ اور مَیں اس نظارے کو دیکھ کر سخت حیران تھا خصوصاً اس شخص پر جس کا ہاتھ ہی نہیں ہے اور وہ تالیاں بجانے کی کوشش کر رہا ہے اور دیر تک گاڑی سے سر نکال کر اس شخص کو دیکھتا رہا۔ لاہور سے پھر حضرت مسیح موعودؑ قادیان تشریف لے آئے۔‘‘ (ماخوذ از سیرت مسیح موعودؑ۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 360)

ایک مقدمے میں مجسٹریٹ کی یہ پکّی نیت تھی بلکہ اس سے عہد لیا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ضرور سزا دینی ہے۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا۔ آپ نے پہلے تمہید باندھی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی تو ان کی تعداد سات سو تھی۔ صحابہ نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپ کو خیال ہے کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا۔ یہ کیا شاندار ایمان تھا کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا۔ (آپ نے واقعہ کو بیان کر کے فرمایا کہ) ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ گورداسپور میں تھے۔ مَیں (یعنی حضرت مصلح موعود) وہاں تو تھا لیکن اس مجلس میں نہ تھا جس میں یہ واقعہ ہوا۔ مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دو خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہوگی اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ مَیں ضرور سزا دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ یہ سن کر آپ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے اور فرمایا خواجہ صاحب! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا۔ پھر اس کا تنزل ہو گیا۔ یعنی وہ ای ایس سی سے منصف بنا دیا گیا اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آ کر کیا۔ تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔ صرف تعداد میں اضافہ کسی خوشی کا باعث نہ ہو۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا۔ خوشی کی بات یہی ہے کہ دودھ ہی بڑھا دیا جائے اور دودھ ڈال کے دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہے۔

(بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 294-293)

پس چاہے وہ نئے ہیں یا پرانے ہمیں اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ اگر وہ سات سو کا ایمان ایسا تھا کہ ان کا خیال تھا کہ دنیا کا کوئی (دشمن) ہمیں شکست نہیں دے سکتا اور دنیا نے دیکھا کہ نہیں دی۔

اسی مقدمے کے بارے میں ایک جگہ آپ مزید فرماتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب کی یہ عادت تھی کہ وہ بہت لمبی بات کرتے تھے۔ انہوں نے کہا حضور! مجسٹریٹ ضرور قید کر دے گا اور سزا دے گا۔ بہتر ہے کہ فریق ثانی سے صلح کر لی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہنیوں پر سہارا لے کر بیٹھ کر فرمایا۔ خواجہ صاحب خدا تعالیٰ کے شیر پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان بات نہیں۔ میں خدا تعالیٰ کا شیر ہوں۔ وہ مجھ پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دو مجسٹریٹوں میں سے جو اس مقدمے کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر تھے ایک کا لڑکا پاگل ہو گیا۔ اس کی بیوی نے اسے لکھا (گو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا مامور تو نہیں مانتی تھی لیکن اس نے لکھا) کہ تم نے ایک مسلمان فقیر کی ہتک کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ایک لڑکا پاگل ہو گیا ہے۔ اب دوسرے کے لئے ہشیار ہو جاؤ۔ وہ مجسٹریٹ چونکہ پڑھا لکھا تھا اس نے کہا کیا جاہلانہ باتیں میری بیوی کر رہی ہے۔ اسے ایسی باتوں پر یقین نہیں ہوتا تھا۔ اس نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا دوسرا لڑکا دریا میں ڈوب کر مر گیا۔ وہ دریائے راوی پر گیا تھا وہاں نہا رہا تھا کہ مگرمچھ نے اس کی ٹانگ پکڑ لی۔ اس طرح وہ بھی ختم ہو گیا۔ اس مجسٹریٹ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنگ کرنے کی انتہا یہ تھی، اس قدر تنگ کیا کرتا تھا کہ مقدمے کے دوران سارا وقت آپ کو کھڑا رکھتا۔ اگر پانی کی ضرورت محسوس ہوتی تو پانی پینے کی اجازت نہ دیتا۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب نے پانی پینے کی اجازت بھی مانگی مگر اس نے اجازت نہ دی۔ (ماخوذ از خطبات محمود۔ جلد اول صفحہ 429-428)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ایک دوسرا مجسٹریٹ بھی تھا جو اس کے بعد گیا، وہ بھی معطل ہو گیا جیسا کہ ذکر آیا ہے۔ بہر حال یہ دونوں لوگ جو تھے وہ بڑے سخت ظلم پر آمادہ تھے اور پھر انہوں نے اپنا انجام بھی دیکھا۔ اس مجسٹریٹ کے انجام کی حالت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں دہلی جا رہا تھا کہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملا۔ وہ مجسٹریٹ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا لدھیانے کے اسٹیشن پر حضرت مصلح موعود کو ملا اور بڑے الحاح سے بڑے درد سے کہنے لگا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے۔ مجھ سے بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں پاگل نہ ہو جاؤں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ آیات بینات ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 360-359)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ رستم کے گھر چور آ گیا۔ رستم بیشک بہت بہادر تھا مگر اس کی شہرت فنونِ جنگ میں تو تھی۔ وہ جنگ کرنے میں تو ماہر تھا۔ تلوار چلانی خوب جانتا تھا لیکن ضروری نہیں ہے کہ جو جنگ کا ماہر ہو وہ کُشتی کرنے میں بھی ماہر ہو۔ بہر حال چور آ گیا اس نے چور کو پکڑنے کی کوشش کی۔ چور کُشتی لڑنا جانتا تھا۔ اس نے رستم کو نیچے گرا دیا۔ جب رستم نے دیکھا کہ اب تو میں مارا جاؤں گا تو اس نے کہا آ گیا رستم۔ چور نے جب یہ آواز سنی تو فوراً اسے چھوڑ کر بھاگا۔ غرض چور رستم کے ساتھ تو لڑتا رہا بلکہ اسے نیچے گرا لیا مگر رستم کے نام سے ڈر کر بھاگا۔ اس حوالے سے آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ بعض دفعہ بعض لوگ ایسی افواہیں پھیلا دیتے ہیں جس سے لوگوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کے گھر میں آگ لگی ہو تو ٹھیک ہے وہ بجھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس پر اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا یہ خبر سن کر ہوتا ہے کہ اس کے گھر کو آگ لگ گئی اور وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ (ماخوذ از بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 277)

پھر آپ نے فرمایا کہ کسی جگہ بموں کا پڑنا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا یہ شور پڑ جانا کہ بم پڑ رہے ہیں۔ تو غلط افواہیں جو ہیں بعض دفعہ بزدلی پیدا کر دیتی ہیں۔ پس اپنی بہادری اور جرأت کو قائم کرنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ غلط افواہوں کو پھیلنے سے روکا جائے اور اس کا مقابلہ کیا جائے۔

(ماخوذ از بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 276)

رستم کو چور نے قابو کر لیا لیکن اس کے نام کا خوف تھا تو اس نام سے دوڑ گیا۔ اسی طرح بعض دفعہ افواہیں جو ہیں غلط رنگ میں ماحول کو خوفزدہ کر دیتی ہیں اس لئے ہمیشہ افواہوں سے بھی بچنا چاہئے اور ایسے حالات میں جرأت کا مظاہرہ بھی کرنا چاہئے۔ یہ جو مقدمہ کرم دین تھا۔ اس کے بارے میں بھی فرماتے ہیں۔ 1902ء کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ پر ایک شخص کرم دین نے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر ہونے کے لئے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ چنانچہ آپ جنوری 1903ء میں وہاں تشریف لے گئے۔ یہ سفر آپ کی کامیابی کے شروع ہونے کا پہلا نشان تھا کہ گویا آپ ایک فوجداری مقدمے کی جوابدہی کے لئے جا رہے تھے لیکن پھر بھی لوگوں کے ہجوم کا یہ حال تھا کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ جس وقت آپ جہلم کے سٹیشن پر اترے ہیں اس وقت وہاں اس قدر انبوہ کثیر تھا کہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہونے کی جگہ نہ رہی بلکہ سٹیشن کے باہر بھی دو رویہ سڑکوں پر لوگوں کی اتنی بھیڑ تھی کہ گاڑی کا گزرنا مشکل ہو گیا تھا۔ حتی کہ افسران ضلع کو انتظام کے لئے خاص اہتمام کرنا پڑا اور غلام حیدر صاحب تحصیلدار اس اسپیشل ڈیوٹی پر لگائے گئے۔ آپ حضرت صاحب کے ساتھ نہایت مشکل سے راستہ کراتے ہوئے گاڑی کو لے گئے کیونکہ شہر تک برابر ہجومِ خلائق کے سبب راستہ نہ ملتا تھا۔ اہل شہر کے علاوہ ہزاروں آدمی دیہات سے بھی آپ کی زیارت کے لئے آئے تھے۔ قریباً ایک ہزار آدمی نے اس جگہ بیعت کی اور جب آپ عدالت میں حاضر ہونے کے لئے گئے تو اس قدر مخلوق کارروائی مقدمہ سننے کے لئے موجود تھی کہ عدالت کو انتظام کرنا مشکل ہو گیا۔ دور میدان تک لوگ پھیلے ہوئے تھے۔ (بہر حال) پہلی پیشی میں آپ بری کئے گئے اور مع الخیر واپس تشریف لے آئے۔ (ماخوذ از سیرت مسیح موعودؑ۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 366)

بہر حال اس کے بعد جس طرح کہ آپ نے ذکر کیا تعداد بھی بڑھنی شروع ہو گئی۔ 1903ء سے آپ کی ترقی حیرت انگیز طریق سے شروع ہو گئی اور بعض دفعہ ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو آدمی بیعت کے خطوط لکھتے تھے اور آپ کے پیرو اپنی تعداد میں ہزاروں لاکھوں تک پہنچ گئے۔ ہر قسم کے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ سلسلہ بڑے زور سے پھیلنا شروع ہو گیا اور آپ کی زندگی میں ہی یہ پنجاب سے نکل کر دوسرے صوبوں اور پھر دوسرے ملکوں میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا۔

(ماخوذ از بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 276)

اللہ تعالیٰ گستاخی کی سزا کس طرح دیتا ہے۔ ایک تو مجسٹریٹ کا واقعہ سنا۔ ایک اور واقعہ آپ بیان فرماتے ہیں کہ ’’ہم ایک دفعہ لکھنؤ گئے وہاں ایک سرحدی مولوی عبدالکریم تھا جو ہماری جماعت کا شدید مخالف تھا۔ اس نے ہمارے آنے کے بعد ایک تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک واقعہ کو اس نے نہایت تحقیر کے طور پر بیان کیا۔ وہ واقعہ یہ تھا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام دلّی گئے۔ وہاں ہمارے ایک رشتے کے ماموں مرزا حیرت دہلوی تھے۔ انہیں ایک دن شرارت سوجھی اور وہ جعلی انسپکٹر پولیس بن کر آ گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ڈرانے کے لئے کہنے لگے کہ میں انسپکٹر پولیس ہوں اور مجھے حکومت کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں آپ کو نوٹس دوں کہ آپ یہاں سے فوراً چلے جائیں ورنہ آپ کو نقصان ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس کی طرف توجہ نہ دی مگر بعض دوستوں نے تحقیق کرنی چاہی کہ یہ کون شخص ہے تو وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ اس واقعہ کو مولوی عبدالکریم سرحدی نے جو غیر احمدی مولوی تھا اس رنگ میں بیان کیا کہ دیکھو وہ خدا کا نبی بنا پھرتا ہے مگر وہ دلی گیا تو مرزا حیرت انسپکٹر پولیس بن کر اس کے پاس چلا گیا۔ وہ کوٹھے پر بیٹھا ہوا تھا‘‘ (حالانکہ یہ بھی بات بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت نیچے دالان میں، گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔) مولوی عبدالکریم حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں کہتا ہے کہ ’’جب اس نے سنا کہ انسپکٹر پولیس آیا ہے تو ایسا گھبرایا کہ سیڑھیوں سے اترتے وقت اس کا پیر پھسلا اور وہ منہ کے بل زمین پر آ گرا۔ لوگوں نے یہ تقریر سن کر بڑے قہقہے لگائے اور بڑے ہنستے رہے لیکن اس بات کے بعد واقعہ کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ پکڑ کس طرح کرتا ہے۔ اسی رات مولوی عبدالکریم کو خدا تعالیٰ نے پکڑ لیا۔ وہ اپنے مکان کی چھت پر سویا ہوا تھا۔ رات کو کسی کام کے لئے اٹھا اور چونکہ اس چھت کی کوئی منڈیر نہیں تھی اور نیند سے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اس کا ایک پاؤں چھت سے باہر جا پڑا اور وہ دھڑام سے نیچے آ گرا اور گرتے ہی مر گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو اگر اس کو غیب کا پردہ نہ ہونے کی صورت میں پتا ہوتا کہ مجھے گستاخی کی یہ سزا ملے گی تو کبھی گستاخی نہ کرتا بلکہ آپ پر ایمان لے آتا گو ایسا ایمان اس کے کسی کام نہ آتا کیونکہ جب غیب ہی نہ رہا تو ایمان کا کیا فائدہ۔ ایمان تو اسی وقت آتا ہے جب کچھ غیب پر بھی ایمان لایا جائے۔ ایمان تو وہی کارآمد ہو سکتا ہے جو غیب کی حالت میں ہو۔ ثواب یا عذر سامنے نظر آنے پر تو ہر کوئی ایمان لا سکتا ہے۔‘‘ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 23)

بہر حال اس سے یہ بات بھی اس کا انجام دیکھنے والوں پر ظاہر ہو گئی کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء کے ساتھ تمسخر کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسخرانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں یا بیہودہ گوئیاں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔ کیا آپ کے بارے میں لوگوں کی بیہودہ گوئیوں کو اللہ تعالیٰ یونہی جانے دے گا؟ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایسوں کو دنیا میں بھی عبرت کا نشان بناتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا علاج مسلمانوں کو ہاتھ سے نہیں یا بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا چاہئے۔ لیکن اس کا بھی حقیقی اِدراک احمدیوں کو ہی ہے۔ اس لئے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنے دردوں کو دعاؤں میں ڈھالنا چاہئے اور ان دنوں میں خاص طور پر دعا کرنی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا جو پہلے مولوی کا بیان ہو چکا ہے، ذکر کرتے ہوئے آگے مزید فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے لوگ ایسے تھے جو کہتے تھے کہ مرزا صاحب کو کوڑھ ہو جائے گا۔ خدا نے انہیں ہی کوڑھ میں مبتلا کر دیا۔ بہت کہتے تھے کہ مرزا صاحب کو طاعون ہو جائے گا۔ خدا نے یہ کہنے والوں کو

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

طاعون سے ہلاک کیا۔ جب ہزاروں مثالیں اس قسم کی موجود ہیں تو ہم کہاں تک انہیں اتفاقات پر محمول کریں۔ پس اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کرو کہ دنیا اسے محسوس کرے۔ تمہاری حالت یہ ہو کہ تمہارے تقویٰ وطہارت تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں۔ یاد رکھو کہ احمدیت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ سے ہوگی اور آپ لوگ اس مقام پر یا اس کے قریب تک پہنچ جائیں گے تو پھر اگر آپ باہر بھی قدم نہ نکالیں گے بلکہ کسی پوشیدہ گوشے میں بھی جا بیٹھیں گے تو وہاں بھی لوگ آپ کے گرد جمع ہو جائیں گے۔‘‘

(ماخوذ از جماعت احمدیہ دہلی کے ایڈریس کا جواب۔ انوار العلوم جلد 12 صفحہ 86)

اور انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت میں داخل ہوں گے۔

ایک واقعہ کا ذکر آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں گئے تو مولویوں نے فتویٰ دیا کہ جو اُن کے لیکچر میں جائے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا لیکن چونکہ حضرت مرزا صاحب کی کشش ایسی تھی کہ لوگوں نے اس فتوے کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ راستوں پر پہرے لگا دیئے گئے تاکہ لوگوں کو جانے سے روکیں۔ سڑکوں پر پتھر جمع کر لئے گئے کہ جو نہ رکے گا اسے ماریں گے۔ پھر جلسہ گاہ سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر لے جاتے تھے کہ لیکچر نہ سنیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک بی ٹی صاحب تھے جو اس وقت سیالکوٹ میں سٹی انسپکٹر تھے اور پھر سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ہو گئے تھے۔ وہاں پر امن قائم کرنے کے لئے یا نگرانی کرنے کے لئے ان کا انتظام تھا۔ بہر حال فرماتے ہیں جب لوگوں نے بہت شور مچایا اور فساد کرنا چاہا تو چونکہ حضرت صاحب کی تقریر انہوں نے یعنی بی ٹی صاحب نے، انسپکٹر پولیس نے بھی سنی تھی۔ وہ حیران ہو گئے کہ اس تقریر میں حملہ تو آریوں اور عیسائیوں پر کیا گیا ہے اور جو کچھ مرزا صاحب نے کہا ہے اگر وہ مولویوں کے خیالات کے خلاف بھی ہو تو بھی اس سے اسلام پر کوئی اعتراض نہیں آتا۔ اور اگر وہ باتیں سچی ہیں تو اسلام کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر مسلمانوں کے فساد کرنے کی کیا وجہ ہے؟ پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ سرکاری افسر تھا مگر وہ جلسے میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو یہ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا مر گیا اس پر اے مسلمانو! تم کیوں غصہ کرتے ہو؟‘‘ (ماخوذ از تحریک شدھی ملکانہ۔ انوار العلوم جلد 7 صفحہ 192)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت ہی مخلص صحابی گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’احمدیت سے پہلے وہ وہابیوں کے مشہور عالم تھے اور ان میں انہیں بڑی عزت حاصل تھی۔ جب احمدی ہوئے تو باوجود اس کے کہ ان کے گزارے میں تنگی آ گئی پھر بھی انہوں نے پرواہ نہ کی اور اسی غربت میں دن گزار دیئے۔ بہت ہی مستغنی المزاج آدمی تھے۔ انہیں دیکھ کر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ کوئی عالم ہیں بلکہ بظاہر انسان یہی سمجھتا تھا کہ یہ کوئی بہت ہی مزدور پیشہ یا کمّی ہیں۔ بہت ہی منکسر طبیعت کے آدمی تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے ان کا ایک لطیفہ ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے اور وہاں سخت مخالفت ہوئی تو اس کے بعد جب آپ واپس آئے تو مخالفوں کو جس جس شخص کے متعلق پتا لگا کہ یہ احمدی ہے اسے سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔ مولوی برہان الدین صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ٹرین پر سوار کرا کے اسٹیشن سے واپس جا رہے تھے کہ لوگوں نے ان پر گوبرا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا اور ایک نے تو گوبر آپ کے منہ میں ڈال دیا۔ مگر وہ بڑی خوشی سے اس تکلیف کو برداشت کرتے گئے اور جب بھی ان پر گوبر پھینکا جاتا تو بڑے مزے سے کہتے کہ ’’ایہہ دِن کتّھوں، اے خوشیاں کتّھوں‘‘۔ اور بتانے والے نے بتایا کہ ذرا بھی ان کی پیشانی پر بل نہ آتا۔ غرض اس کے مختلف وَرژن ہیں۔ مختلف بیان ہیں۔ لیکن بہر حال اصل الفاظ یہ نہ بھی ہوں تو مطلب یہی ہے کہ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے ماتھے پر کوئی بل نہیں آیا اور اس کو یہ سمجھا کہ اس مخالفت کی وجہ سے جو مجھ پر ہو رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بہر حال فرماتے ہیں کہ غرض بہت ہی مخلص انسان تھے۔ وہ اپنے احمدی ہونے کا موجب ایک عجیب واقعہ سنایا کرتے تھے۔ احمدی گو وہ کچھ عرصہ بعد میں ہوئے ہیں مگر انہوں نے دعویٰ سے بہت ہی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کر لیا تھا۔ درمیان میں کچھ وقفہ پڑ گیا۔ انہوں نے ابتدا میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سنا تو پیدل قادیان آئے۔ یہاں آ کر پتا لگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لے گئے ہیں۔ شاید کسی مقدمے میں پیشی تھی یا کوئی اور وجہ تھی۔ مجھے صحیح معلوم نہیں۔ آپ فوراً گورداسپور پہنچے۔ وہاں انہیں حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم ملے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دیرینہ خادم اور دعویٰ سے پہلے آپ کے ساتھ رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذیل گھر میں یا کہیں اور ٹھہرے ہوئے تھے اور جس کمرے میں آپ مقیم تھے اس کے دروازے پر چک پڑی ہوئی تھی۔ مولوی برہان الدین صاحب کے دریافت کرنے پر حافظ حامد علی صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرے میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے (مولوی برہان الدین صاحب نے) کہا مَیں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ حافظ صاحب نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصروفیت کی وجہ سے منع کیا ہے اور حکم دے رکھا ہے کہ آپ کو نہ بلایا جائے۔ مولوی صاحب نے منتیں کیں۔ کسی طرح ملاقات کروا دو۔ مگر حافظ صاحب نے کہا میں کس طرح عرض کر سکتا ہوں جبکہ آپ نے ملنے سے منع کیا ہوا ہے۔ لیکن آخر بہت سی منتوں کے بعد انہوں نے حافظ صاحب سے اتنی اجازت لے لی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چِک سے جھانک کر زیارت کر لیں۔ یا یہ کہ ان کی نظر بچا کر انہوں نے دیکھ لیا۔ بہر حال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس وقت مجھے تفصیل یاد نہیں۔ وہ اس کمرے کی طرف گئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے اور چِک اٹھا کر جھانکا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹہل رہے ہیں۔ اس وقت آپ کی دروازے کی طرف پشت تھی اور بڑی تیزی سے دیوار کی دوسری طرف جا رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عادت تھی جب آپ کتاب، اشتہار یا کوئی مضمون لکھتے تو بسا اوقات ٹہلتے ہوئے لکھتے جاتے اور آہستہ آواز سے اسے ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جاتے۔ اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی مضمون لکھ رہے تھے اور بڑی تیزی سے ٹہلتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ دیوار کے قریب پہنچ کر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپس مڑنے لگے تو مولوی برہان الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں وہاں سے بھاگا تا آپ کہیں مجھے دیکھ نہ لیں۔ حافظ حامد علی صاحب نے یا کسی اور نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کر لی۔ وہ کہنے لگے بس پتا لگ گیا اور پنجابی میں کہنے لگے کہ جیڑا کمرے وِچ اینان تیز تیز چلدا اے اس نے کسی دور جگہ ہی جانا ہے۔ یعنی جو کمرے میں اس قدر تیز چل رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ منزل مقصود بہت دور ہے اور اسی وقت آپ کے دل میں یہ بات جم گئی کہ آپ دنیا میں کوئی عظیم الشان کام کر کے رہیں گے۔‘‘

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ’’یہ ایک نکتہ ہے مگر اس کو نظر آ سکتا ہے جسے روحانی آنکھیں حاصل ہوں۔ وہ اس وقت بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی بات کئے چلے گئے۔ مگر چونکہ یہ بات دل میں جم چکی تھی اس لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی اور پھر اس قدر اخلاص بخشا کہ انہیں کسی کی مخالفت کی پرواہ ہی نہ رہی۔‘‘

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’تیزی کے ساتھ کام کرنے سے اوقات میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔‘‘ اور پھر آپ نے فرمایا کہ ’’بچوں کو جلدی کام کرنے اور جلدی سوچنے کی عادت ڈالی جائے۔ مگر جلدی سے مراد جلد بازی نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر تیزی سے کام کرنا ہے۔ جلد باز شیطان ہے۔ لیکن سوچ سمجھ کر جلدی کام کرنے والا خدا تعالیٰ کا سپاہی ہے۔‘‘ یہ سستی بہت سوں میں پیدا ہوتی ہے کہ آرام کر لیں، بعد میں کام کر لیں گے تو پھر ہمیشہ کام لیٹ ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس صرف بچوں کی بات نہیں ہے۔ بڑوں اور عہدیداروں کو بھی اپنے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اس مسیح کے ماننے والے ہیں جنہوں نے وقت کو بڑی قدر کرتے ہوئے استعمال کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بھی فرمایا کہ ان کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ پس ہمیں اس طرف توجہ رکھنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے دیکھا ہے کہ آپ دن بھر گھر کے اندر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ سیر کے لئے ضرور جاتے۔‘‘ (تحریر، تقریر، ملاقاتیں یہ سارے کام ہوتے لیکن سیر کے لئے ضرور جاتے۔) اور چوہتر پچہتّر برس کی عمر کے باوجود سیر پر اس قدر باقاعدگی رکھتے۔ (اب آپ نے عمر یہاں اندازاً (بیان) فرمائی ہے۔ اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگوں کو عادت پڑ جاتی ہے کہ یہاں حوالہ سن لیا تو پھر بحث شروع ہو جائے گی یہ تہتر سال تھی یا چوہتر سال تھی یا پچہتّر سال تھی اندازاً حضرت مصلح موعود بیان فرما رہے ہیں تو بہر حال فرماتے ہیں کہ اتنی عمر کے باوجود سیر پر اس قدر باقاعدگی رکھتے) ’’کہ آج وہ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ ہم بعض دفعہ سیر پر جانے سے رہ جاتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرور سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔‘‘ (آپ نے فرمایا) ’’کھلی ہوا کے اندر چلنا پھرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا دماغ کے لئے مفید ہوتا ہے اور جب تحریک جدید کے بورڈر، (بورڈرز کو یہ نصیحت فرما رہے ہیں) کھلی ہوا میں رہ کر مشقت کا کام کریں گے تو جہاں ان کی صحت اچھی رہے گی وہاں ان کا دماغ بھی ترقی کرے گا اور وہ دنیا کے لئے مفید وجود بن جائیں گے۔‘‘ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 836 تا 839)

پس آجکل کھلی فضا میں کھیلنے کی طرف بھی بچوں اور نوجوانوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور توجہ

دلانے کی ضرورت بھی ہے اور جامعات کے طلباء کے لئے تو خاص طور پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ باہر کھیلنا لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ آجکل ٹی وی اور اس سے متعلقہ کھیلوں نے جو باہر کی ورزشیں ہیں ان کو بالکل بند کر دیا ہے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو بہر حال سیر اور کھیلیں ہونی چاہئیں۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ موت سے ڈرنے والوں کو دشمن ڈراتا ہے، آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واقعہ کو جو مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا ہے اُسے اس رنگ میں بیان فرمایا ہے کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو مولویوں نے فتویٰ دے دیا کہ جو شخص مرزا صاحب کے پاس جائے گا یا ان کی تقریروں میں شامل ہوگا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یہ کافر اور دجال ہیں۔ ان سے بولنا، ان کی باتیں سننا اور ان کی کتابیں پڑھنا بالکل حرام ہے بلکہ ان کو مارنا اور قتل کرنا ثواب کا موجب ہے‘‘۔ (تو مولویوں کی یہ بات کوئی نئی نہیں ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔) مگر آپ کی موجودگی میں انہیں فساد کی جرأت نہ ہوئی (کیونکہ اس وقت وہاں پولیس کا بھی پہرا تھا اور سرکاری افسر بھی تھے اور لوگ بھی کافی تھے اس لئے اس وقت تو فساد کی جرأت نہ ہوئی) کیونکہ چاروں طرف سے احمدی جمع تھے۔ انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ان کے جانے کے بعد فساد کیا جائے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں سے روانہ ہوئے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو دور تک آدمی کھڑے تھے جنہوں نے پتھر مارنے شروع کر دیئے مگر چلتی گاڑی پر پتھر کس طرح لگ سکتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہماری گاڑی کو کوئی پتھر لگتا۔ وہ مارتے تو ہم کو تھے اور لگتا ان کے کسی اپنے آدمی کو جا کے تھا۔ پس ان کا یہ منصوبہ تو پورا نہ ہو سکا۔ باقی احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے وہاں جمع تھے ان میں سے کچھ تو اردگرد کے دیہات کے رہنے والے تھے جو آپ کی واپسی کے بعد ادھر ادھر پھیل گئے اور جو تھوڑے سے مقامی احمدی رہ گئے یا باہر کی جماعتوں کے مہمان تھے ان پر مخالفین نے سٹیشن پر ہی حملے شروع کر دیئے۔ ان لوگوں میں سے جن پر حملہ ہوا ایک مولوی برہان الدین صاحب بھی تھے۔ (ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔) مخالفوں نے ان کا تعاقب کیا۔ پتھر مارے اور برا بھلا کہا (اور پھر وہی واقعہ ایک دکان میں لے جا کے ان کے منہ میں گوبر ڈالا گیا۔ تو یہ بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں تو جب مولوی صاحب کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی تھی ظلم ہو رہا تھا) تو بجائے اس کے کہ مولوی صاحب گالیاں دیتے یا شور مچاتے۔ جنہوں نے وہ نظارہ دیکھا ہے بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ سبحان اللہ یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے۔ یہ دن تو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے یہ دن دکھایا۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں جو لوگ حملہ کر رہے تھے ان کے نفس نے ملامت کی اور وہ شرمندگی اور ذلت سے آپ کو چھوڑ کے چلے گئے۔ تو بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں‘‘۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 583-582)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ شیطان اپنے اولیاء کو ڈراتا ہے۔ پس جب کوئی شخص ڈرتا ہے تو دشمن سمجھتے ہیں کہ یہ شیطانی آدمی ہے۔ لیکن اگر وہ ڈرتا نہیں بلکہ ان حملوں اور تکلیفوں کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے یہ عزت کا مقام عطا فرمایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں اس کی خاطر ماریں کھا رہا ہوں تو دشمن مرعوب ہو جاتا ہے اور آخر اس میں ندامت پیدا ہو جاتی ہے۔

مولوی برہان الدین صاحب کے تعلق میں ایک اور واقعہ بھی ہے۔ ’’مولوی برہان الدین صاحب (جیسا کہ بتایا گیا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت مخلص صحابی تھے۔ نہایت خوش مذاق آدمی تھے۔ انہی کی وفات اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مدرسہ احمدیہ کے قیام کا خیال پیدا ہوا تھا (جو بعد میں پھر جامعہ احمدیہ بن گیا۔ تو فرماتے ہیں کہ) وہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئے اور ذکر کیا کہ میں نے خواب میں اپنی فوت شدہ ہمشیرہ کو دیکھا ہے۔ وہ مجھے ملی ہے۔ میں نے اسے پوچھا کہ بہن بتاؤ وہاں تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی خدا نے بڑا فضل کیا ہے مجھے اس نے بخش دیا اور اب میں جنت میں آرام سے رہتی ہوں۔ میں نے پوچھا کہ بہن وہاں کرتی کیا ہو؟ وہ کہنے لگی یہ بھی لطیفہ ہے۔ کہنے لگی بیر بیچتی ہوں۔ مولوی برہان الدین صاحب کہنے لگے مَیں نے خواب میں ہی کہا۔ ’بہن ساڈھی قسمت وی عجیب اے، سانوں جنت دے وِچ وی بیر ای ویچنے پئے‘۔ ان کے خاندان میں چونکہ غربت تھی اس لئے خواب میں بھی ان کا خیال ادھر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ رؤیا سن کر فرمایا مولوی صاحب! اس کی تعبیر تو اور ہے مگر خواب میں بھی آپ کو تمسخر ہی سوجھا اور آپ کو مذاق کرنا نہ بھولا۔ (کیونکہ مذاق کیا کرتے تھے۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیر در حقیقت جنتی پھل ہے اور اس سے مراد ایسی کامل محبت ہوتی ہے جو لازوال ہو۔ کیونکہ سِدْرَۃُ لازوال الٰہی محبت کا مقام ہے۔ پس اس کی تعبیر یہ تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت لوگوں میں تقسیم کرتی ہوں تو بہن کا مطلب یہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت لوگوں میں تقسیم کرتی ہوں۔ (پھر آپ وضاحت میں فرماتے ہیں) غرض مومن تو کسی جگہ رہے اسے کام کرنا پڑے گا یعنی یہ نہیں کہ مرنے کے بعد جنت میں چلے گئے تو صرف آرام ہی آرام ہے۔ کام کرنا پڑے گا جیسا کہ ان کی ہمشیرہ نے انہیں بتایا کہ میں کیا کام کرتی ہوں اور اگر کسی وقت کسی کے ذہن میں یہ آیا کہ اب آرام کا وقت ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اس نے اپنے ایمان کو کھو دیا کیونکہ جس بات کو اسلام نے ایمان اور آرام قرار دیا ہے وہ تو کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (الانشراح:9-8)۔ کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو اور زیادہ محنت کرو اور اپنے رب کی طرف دوڑ پڑو۔ یہ نکتہ ہے جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ تمہارے لئے ان معنوں میں کوئی آرام نہیں جسے دنیا کے لوگ آرام کہتے ہیں۔ لیکن جن معنوں میں قرآن کریم آرام کا وعدہ کرتا ہے اسے تم آسانی سے حاصل کر سکتے ہو۔ دنیا جن معنوں میں آرام کا مطلب لیتی ہے وہ یقیناً غلط ہے اور ان معنوں سے جس شخص نے آرام کی تلاش کی وہ اس جہان میں بھی اندھا رہے گا اور آخرت میں بھی اندھا اٹھے گا‘‘۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 613-612)

پس مومن کا کام ہے کہ اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھے۔ ایک ہدف کو حاصل کر کے دوسرے ٹارگٹ کی تلاش کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ اور یہی انفرادی اور قومی ترقی کا نسخہ ہے اور راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ۞

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
180030102131

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

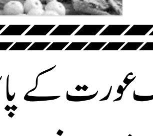

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

تقویٰ اور صبر کی تعلیم

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے قریب بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول الرجل للمرءۃ حدیث نمبر:1174)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

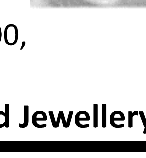

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

اللہ تعالیٰ نے رشتے قائم کرنے کے موقعہ پر لڑکی اور لڑکے اور ہر دو خاندانوں کو یہ حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو

اگر تم نے یہ رشتے قائم رکھنے ہیں تو سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ ایسی سچائی جس میں کسی قسم کا کبھی بھی ابہام پیدا نہ ہوسکے

اس زندگی میں، اس دنیا میں جو نیک اعمال کروگے، اللہ تعالیٰ کے حق ادا کروگے اور بندوں کے حقوق ادا کروگے تو وہ پھر اگلے جہان میں بھی کام آئیں گے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 جنوری 2013ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ جن میں بعض رشتے ایسے بھی ہیں جو رشتہ داروں میں آپس میں طے ہو رہے ہیں اور بعض نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں۔ نکاح کے موقعہ پر نئے رشتے قائم کرنے کے موقعہ پر ہمیشہ یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد دو حق کئے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا حق اور ایک اس کے بندوں کا حق۔ نکاح کے حوالے سے، نئے رشتے قائم ہونے کے حوالے سے یہ حقوق کیا ہیں؟ اس وقت میں بندوں کا جو حق ہے اس کا ذکر کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رشتے قائم کرنے کے موقعہ پر لڑکی اور لڑکے اور ہر دو خاندانوں کو یہ حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور وہ حقوق ادا کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں۔ رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ ایک رحمی رشتے وہ ہیں جو لڑکی کے اپنے خونی رشتے ہیں، ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے قریبی رشتے دار۔ ایک رحمی رشتے وہ ہیں جو لڑکے کے اپنے رحمی رشتے، قریبی خونی رشتے ہیں۔ لیکن یہاں نئے رشتے قائم ہونے کے بعد لڑکے اور لڑکی کو یہ بھی حکم ہے کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے، قرابتداروں کے حق بھی ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اور اسی طرح اس تعلق کے قائم ہونے کی وجہ سے جن دو مختلف خاندانوں کے تعلق قائم ہو رہے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور حق ادا کرنے کے بارہ میں جس کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ وہ سچائی ہے۔ ایسی سچائی جو قول سدید ہو جس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو، کسی قسم کی ایسی بات نہ ہو جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہوں کیونکہ ہلکی سی، معمولی سی باتیں ایسی غلط فہمیاں پیدا کر دیتی ہیں جو دلوں میں رنجشیں پیدا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ لڑکے اور لڑکی کی رنجشیں پیدا نہیں ہوتیں لیکن دونوں کے ماں باپ یا دوسرے عزیزوں میں رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر اس کا اثر لڑکے اور لڑکی پر بھی پڑتا ہے اور یوں ایک اچھا ہنستا بستا گھرانا مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے یہ رشتے قائم رکھنے ہیں تو سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ ایسی سچائی جس میں کسی قسم کا کبھی بھی ابہام پیدا نہ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ایک لمبی فہرست دی ہوئی ہے وہ سب تو بیان نہیں ہوسکتی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان حقوق کو تلاش کرو اور اگر نیک نیتی سے ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دیتے رہے، ان پر عمل کرتے رہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا رہے گا کہ اگر بعض معمولی واقعات ہوتے بھی رہیں، دو خاندان ہیں، دو لوگ ہیں، تو بعض اختلافات بھی ہوتے ہیں لیکن وہ اختلافات کسی بدنتیجہ پر منتج نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ اصلاح فرماتا رہے گا کیونکہ تم لوگ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اس کی طرف جھکنے والے رہوگے۔ اللہ تعالیٰ بخشش کے سامان فرماتا رہے گا۔ بخشش صرف بڑے گناہوں کی نہیں ہے بلکہ چھوٹی موٹی غلطیوں کو معاف کرنا اور ان کی وجہ سے جو چھوٹی موٹی غلطیاں ہوں گی ان کے بد نتائج سے بچانا بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔ پس ہر نئے قائم ہونے والے رشتے اور پہلے سے قائم شدہ رشتوں کو بھی ہمیشہ اس بات کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہاں پانچ دفعہ تقویٰ پر چلنے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ ہمیشہ اس کی طرف رجوع رہے۔ یہ رشتے مضبوط ہوں اور ان میں دراڑیں نہ آئیں۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ان باتوں کو یاد رکھیں کہ تقویٰ سے کام لیتے رہیں گے تو یہ رشتے بھی انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح اور خادم دین پیدا ہوں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ جو رشتے قائم ہونے والے ہیں ان میں تم اس بات کا بھی خیال رکھو کہ اس حال سے تم نے مستقبل کی طرف بھی بڑھنا ہے اور ان رشتوں کے قائم کرنے سے اپنے بہتر مستقبل کے راستے بھی تلاش کرو۔ اب مستقبل جو ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک مستقبل وہ ہے جو اس دنیا کا مستقبل ہے۔ آج کے بعد کل آنی ہے اس سال کے بعد اگلا سال آنا ہے۔ زندگی گزرنی ہے اس میں ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ رہے گی تو بہتر مستقبل بھی بنتا چلا جائے گا۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا احترام بھی رہے گا دنیاوی رشتے بھی مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اپنے آج کے حال کو، آج کے رشتوں کو اس طرح گزارو کہ وہ مستقبل میں جب داخل ہوں تو مزید مضبوط ہوں اور جب مستقبل، کل آنے والا دن حال بن جائے تو پھر اگلے مستقبل کی فکر کرو۔ اس طرح ایک سلسلہ چلتا چلا جائے گا اس وقت تک کہ انسان زندہ ہے۔ اسی طرح ایک اور مستقبل ہے جو اس زندگی کے بعد شروع ہوگا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس زندگی میں، اس دنیا میں جو نیک اعمال کروگے، اللہ تعالیٰ کے حق ادا کروگے اور بندوں کے حقوق ادا کروگے تو وہ پھر اگلے جہان میں بھی کام آئیں گے۔ انسان کی زندگی کا یہ جو زمانہ ہے اگر اسے حال تصور کیا جائے تو اس کے بعد پھر اگلی زندگی کا ایک اگلا مستقبل شروع ہوگا جو کہ دائمی زندگی ہے۔ پس اس دنیا میں بھی اپنی زندگی گزارنے کیلئے اور اس دنیا کی زندگی کے اعمال کے ساتھ اگلی زندگی میں داخل ہونے کیلئے بھی ایک بڑی گہری نصیحت اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے۔ پس اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات، احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ لڑکی اور لڑکا اپنی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں ان ملکوں میں لڑکیاں پڑھ لکھ جاتی ہیں بعض پروفیشنز میں جاتی ہیں، ملازمتیں بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لڑکے کی جو ذمہ واری ہے وہ اپنے گھر کی ہے اس بات پر انحصار نہیں کرنا چاہئے کہ لڑکی کما رہی ہے یا لڑکی کوئی کام کر رہی ہے یا گھر میں پیسے لا رہی ہے تو اس سے گھر چلے۔ گھر چلانا، گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنا یہ مرد کا کام ہے۔ مرد کو قوّام بنایا گیا ہے اور اس حیثیت سے اس کا کام ہے کہ وہ چلائے نہ کہ عورت کی کمائی پر یا عورت کی کسی قسم کی آمد پر نظر رکھے۔ کیونکہ یہ چیزیں بھی اگر پیدا ہو جائیں تو بعض دفعہ بداعتمادی پیدا کرتی ہیں اور یہ بداعتمادی جو ہے پھر رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کا باعث بن جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہر حکم جو ہے اس کو ایک مومن کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اپنی زندگی جو اس دنیا کی زندگی ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلتے ہوئے خوبصورت سے خوبصورت تر ہوتی چلی جائے اور یہی خوبصورتی پھر اگلے جہان میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بھی بناتی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ سب قائم ہونے والے رشتے جیسا کہ میں نے کہا ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں اور ان سے نیک نسل پیدا ہو، دین کے خادم پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ جو چند نکاحوں کا میں اعلان کروں گا اس میں سے سب سے پہلا نکاح عزیزہ عائشہ نوری بنت مکرم محمد مسعود الحسن نوری صاحب ربوہ کا ہے عزیزم فہد ناصر کرامت ابن مکرم ناصر احمد کرامت صاحب امریکہ کے ساتھ جو کہ تیس ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہا بھی حاضر نہیں ہے ان کے بھی وکیل ہیں اور دلہن کے بھی وکیل ہیں۔ عائشہ نوری مکرم مسعود الحسن نوری صاحب جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے نگران ہیں، انچارج ہیں ان کی بیٹی ہیں خود بھی ڈاکٹر ہیں اور اللہ کے فضل سے وہاں فضل عمر ہسپتال میں بھی انہوں نے کچھ عرصہ خدمت کی ہے اور ان کے والد تو اللہ کے فضل سے بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ لڑکی کے وکیل مرزا محمود احمد صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم حمید کرامت صاحب ہیں۔

حضور انور نے مکرم حمید کرامت صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ فہد ناصر آپ کے کیا لگتے ہیں؟ مکرم حمید کرامت صاحب نے عرض کی کہ میرے چھوٹے بھائی کا بیٹا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ فائزہ ریحان شاہ بنت مکرم

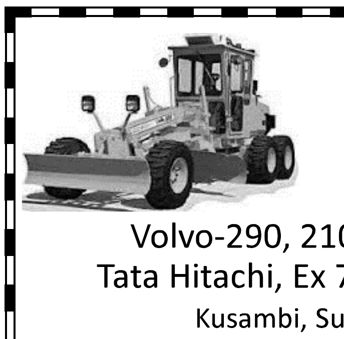

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

عبد الرشید ریحان صاحب کا ہے۔ یہ ریحان شاہ کیا ہے؟ رشید ریحان صاحب شاہ نہیں ہیں؟ لڑکی کے ساتھ شاہ لگا دیا ہے؟ ابھی تو نکاح ہی نہیں ہوا۔ لڑکی پہلے ہی شاہ بن گئی ہے؟ بہرحال فائزہ ریحان بنت مکرم عبدالرشید ریحان صاحب کا نکاح سید سلمان شاہ ابن مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے (طے پایا ہے) سلمان شاہ جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ میرے خیال سے شاید خامسہ میں ہیں اور انشاء اللہ ایک دو سال تک مبلغ بن جائیں گے۔ بچی بھی واقفہ نو ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ بے لوث ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین جدران بنت مکرم عبد الرفیق جدران صاحب امریکہ کا ہے اور عزیزم عبدالرافع قدیر جدران واقف نو، جو ڈاکٹر عبد المومن مدران صاحب کا بیٹا ہے جو یوکے کے رہنے والے ہیں سے بارہ ہزار پونڈ حق مہر پر یہ نکاح طے پایا ہے:

حضور انور نے دولہے سے دریافت فرمایا کہ ابھی تم پڑھ رہے ہو اور وقف نو بھی ہو بارہ ہزار حق مہر کہاں سے دوگے؟

حضور انور نے فرمایا: عبد الرفیق جدران صاحب اور لڑکے کے والد عبدالمومن جدران صاحب دونوں بھائی بھی ہیں۔ ان کے والد اور چچا نواب شاہ میں شہید بھی ہوئے تھے۔ اور رفیق جدران صاحب افریقہ میں بھی کافی لمبا عرصہ نصرت جہاں کے تحت وقف کرکے گئے تھے اور خدمت کرتے رہے اور جب میں وہاں تھا بلکہ یہ میرے سے پہلے وہاں تھے، میں بعد میں گیا تھا۔ تو میرے زمانہ میں بھی اللہ کے فضل سے ان کو کافی خدمت کا موقعہ ملا۔ اللہ کرے کہ ان کا داماد بھی وقف نو ہو کر خدمت کی توفیق پائے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کہ دادا کے نام کا قدیر انہوں نے نام کے ساتھ لگایا ہے؟ جواباً عرض کیا گیا کہ جی حضور۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ رخشندہ عباسی بنت مکرم اعجاز کریم الدین عباسی صاحب نیو مالڈن کا ہے۔ عزیزم نجم السماء ابن مکرم منور احمد صاحب مارڈن کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر (طے پایا ہے)

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح ہے عزیزہ ڈاکٹر مدیحہ اشرف (واقفہ نو) بنت مکرم ڈاکٹر شریف احمد اشرف صاحب کا عزیزم عمار احمد ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب یوکے کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ مدیحہ بھی واقفہ نو ہے اور اللہ کے فضل سے خدمت کا بڑا جذبہ رکھتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جذبہ شادی کے بعد بھی قائم رہے اور اس کو اللہ تعالیٰ خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ارم شاہد بنت مکرم شاہد مقبول صاحب کا عزیزم لئیق احمد ناصر ابن مکرم منور احمد صاحب کے ساتھ ہے۔ عزیزہ ارم شاہد پاکستان کی ہیں اور لئیق احمد ناصر لندن میں رہتے ہیں۔ یہ نکاح دس ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم منصور احمد صاحب ہیں۔

تمام نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سارے ہوگئے؟ پہلے میں نے دو فارم اکٹھے اٹھا لئے تھے۔ کوئی رہ تو نہیں گیا؟ عرض کیا گیا کہ سارے ہوگئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان)

مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

❀❀❀

دوسرا جلسہ سالانہ نیپال 21 مارچ 2015 کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے جلسہ سالانہ نیپال کے انعقاد کیلئے از راہ شفقت 27 مارچ 2015 بروز ہفتہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

یہ جلسہ بمقام پرسونی بھاٹہ ضلع پرسا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ یہ جگہ بہار کے شہر رکسول کے قریب ہے۔ احباب جماعت سے اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے اور جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان)

نیپال میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

30 جنوری بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ جھوراہاٹ نیپال میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کے تعمیری کام جلد مکمل ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

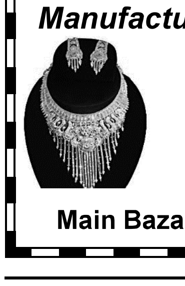

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنس سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اذکرو موتاکم بالخیر

میری پیاری والدہ مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میراں صاحب

(محمد عبداللہ، سکندرآباد)

میری پیاری والدہ مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ، محترم میراں صاحب اور محترمہ حیات بی بی صاحبہ کے یہاں حیدرآباد دکن سے قریب 50 کیلو میٹر دور پڑھکل نامی گاؤں میں پیدا ہوئیں۔ میری والدہ کی 4 بہنیں اور دو بھائی تھے، اور یہ بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ میرے نانا نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں مولوی بشارت صاحب سے معلومات حاصل کرکے، جو اس وقت کے مربی سلسلہ تھے، احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور مولوی صاحب نے ہی میری والدہ کا رشتہ میرے والد محترم مولوی عبدالرحیم بدر صاحب سے کروایا اور 1941 میں شادی ہوئی۔ میرے نانا نے تعلیم گھر پر ہی استاد رکھ کر دلوائی، جس کی وجہ سے عربی اور اردو پڑھنا لکھنا سیکھا۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد حیدرآباد میں والد صاحب کی نوکری کے پیش نظر سکونت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ اولاد عطا کی جن میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ ایک لڑکی ولادت کے کچھ عرصہ بعد فوت ہوگئی اور جو باحیات ہیں ان کے اسماء علی الترتیب اس طرح ہیں۔ ۱) محمد ظفر اللہ ۲) محمد اسد اللہ ۳) شاہدہ بدر ۴) نعیمہ بدر ۵) محمد عبداللہ۔

موصوفہ شروع سے ہی صوم صلوٰۃ کی پابند رہیں اور باوجود کم خواندگی کے الحمدللہ اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے اور احسن رنگ میں تربیت کرنے میں انتہائی دلچسپی اور باقاعدگی کے ساتھ توجہ دی اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بہرہ ور کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کی اور جماعتی روایات سے چمٹائے رکھا اور اپنے تمام بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پانچ سال کے عرصہ میں ختم کروایا اور خاکسار پر خاص توجہ دیتے ہوئے صرف چار سال کی عمر میں ہی قرآن شریف ختم کروانے میں بڑا کردار نبھایا۔ آمین کی تقریب حضرت بیگم امتہ القدوس صاحبہ (آپا جان) صاحبہ نے الدین بلڈنگ، سکندرآباد میں کروائی۔

الحمدللہ میری والدہ کو قرآن شریف سے بڑا شغف تھا اور روزانہ تلاوت کی عادی تھیں اور خاص طور پر رمضان المبارک کے مہینہ میں تو کثرت سے قرآن شریف پڑھا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کو رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنے کی اور روضہ پاک ﷺ کی زیارت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ تقریباً 85 سال کی عمر تک رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ شوال کے روزے رکھنا، اعتکاف بیٹھنا، بتاتا ہے کہ آپ اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی پابندی میں پوری طرح چاق و چوبند تھیں اور یہ دین اسلام سے عشق اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کی تڑپ، یقیناً دوسروں کے لئے بھی ہمت کا باعث بنتی اور ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں حق تلفی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دیتی۔

والدہ موصوفہ کا خلافت سے مضبوط تعلق رہا ہے اور ہمیشہ خلفاء کرام کو دعائیہ خطوط لکھتیں اور خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے پڑھتیں اور خلیفہ وقت سے ذاتی رابطہ قائم کرنے کی طرف اپنی اولاد کو توجہ دلاتی رہتیں۔ حضور کی ہر تحریک پر استطاعت کے مطابق لبیک کہنا انکی فطرت بن گئی تھی۔ ہمیشہ اسلام اور احمدیت کی کتب کا مطالعہ کرتی تھیں اور نہ صرف مطالعہ کی عادی تھیں بلکہ جماعت کے اور آس پاس محلہ کے بچوں بچیوں کو بھی قرآن اور دینی معلومات سے آراستہ کرتی تھیں، جس کی وجہ سے جماعت اور محلہ میں میری والدہ کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حیدرآباد جماعت میں کئی سال سیکریٹری ناصرات کے فرائض بھی سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آخری عمر تک موصوفہ جماعتی کتب کا اور خصوصاً اخبار بدر کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں بڑی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیتی تھیں۔ ہمیشہ خلافت سے محبت اور وفا کا سلوک رہا اور قادیان جانے کی تڑپ دل میں لگی رہتی۔ جب تک صحت نے ساتھ دیا بلا ناغہ قادیان میں جلسہ سالانہ اور اجتماعات میں شامل ہوتی رہیں اور شعائر اللہ کی برکات سے مستفیض ہوتی رہیں اور دوسروں کیلئے بھی نمونہ چھوڑا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے دیار سے اور وہاں کی برکتوں سے مستفیض ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

میری والدہ صاحبہ عسر اور یسر میں والد صاحب کے ساتھ نہایت ہی شاکرانہ زندگی گزاری۔ باوجود تنگی وسائل کے ہمیشہ استطاعت کے مطابق مستحقین کی مدد کرتی تھیں۔ بچپن سے ہی صوم صلوٰۃ کی پابند رہیں، حرف شکایت سے پرہیز کرتیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے اور اپنوں سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھنے کی تلقین فرماتیں، بلکہ اپنے عمل سے بھی کرکے دکھاتیں۔ اپنا کام خود کرنے کی نہ صرف عادت تھی بلکہ دوسروں کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتیں چاہے اپنے پر بار ہی کیوں نہ ڈالنا پڑے، اور ہمیشہ اپنوں اور غیروں کی تفریق کے بنا ہمیشہ مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھا۔

اپنی اولاد کی ضروریات پوری کرنے میں یوں تو ہر ماں باپ کوشاں رہتے ہیں، لیکن میری والدہ نے ہمیشہ اپنی اولاد کی ہر خواہش کو اپنی طاقت اور استطاعت سے زیادہ پوری کرنے اور دینی طور پر بھی مستحکم کرنے میں مضبوط کردار نبھایا جسکے لئے ہم سارے اپنے خدا کے حضور شکرگزاری کے ساتھ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس کی اعلیٰ نعمتوں سے سرفراز فرمائے، اور ہماری کوتاہیوں اور سستیوں کو اپنے رحم اور فضل سے معاف فرمائے اور اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کی برکات اور خلافت کی عظیم نعمت سے ہم فیضیاب ہوتے رہیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی خدا اپنے بزرگوں کی نیکی کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والدہ 1/10 کی موصیہ تھیں پوری عمر اپنا حصہ جائداد، حصہ آمد اور دیگر چندہ جات کو اولین وقت میں ادا کرنے کی طرف خاص توجہ رہی اور بالآخر اپنے مولیٰ اپنے بلانے والے کی طرف ۲۷ اپریل، ۲۰۱۴ کو تقریباً 90 سال کی عمر پاکر رخصت ہوئیں۔ اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

انکے قادیان سے لگاؤ اور دلی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں پورا کیا کہ ۲۹ اپریل، ۲۰۱۴ کو بہشتی مقبرہ، قادیان میں بعد نماز عصر محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سپرد خاک کرکے دعا فرمائی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی والدہ کی خدا ترسی، خلافت سے وابستگی، اطاعت، شکرگزاری، صبر، ہمت، کام کرنے کی عادت اور قناعت کے جو نمونے ہمارے پیچھے چھوڑے ہیں، ان پر عمل کرتے ہوئے خدا کی رضا حاصل کرنے کی ہم تمام لواحقین کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے مرحوم والدین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

❁

جماعت احمدیہ کی خواتین کی تنظیم

یعنی اپنی لجنہ اماء اللہ کے نام

ارشاد عرشی ملک

ذہانت کی چمک آنکھوں میں ہے، جذبے ہیں سینوں میں
ہم ایسا بیج ہیں فضل عُمر نے جس کو بویا تھا
ذرا سی تربیت کی بس ضرورت بچیوں کو ہے
بس اِک ہلکی سی بارش کا، یہاں درکار ہے چھینٹا
جہاں کی عورتیں جو کام، برسوں میں نہ کر پائیں
جو مغرب کو نئے انداز جینے کے سکھائیں گے
بظاہر ہیں ملائم پھول سے، اور کانچ سے نازک
تھکاوٹ کی شکایت ہے، نہ ہے آرام کی خواہش
اِنہیں گودوں سے پا کر تربیت نکلیں گی وہ نسلیں
یہ وہ ہیرے ہیں جن کی آب مدھم ہو نہیں سکتی
خدا کی لونڈیاں ہیں ہم اور اس پر ناز ہے ہم کو
وہ دن نزدیک ہیں عرشیؔ کہ جب ہم اَن گنت ہوں گی
مقابل اپنے جو آئے وہ ناداں منہ کی کھاتا ہے
بہت ہی دبدبہ ہے فیس بُک پر میری بہنوں کا
مسلسل معرکہ آرائی ہے لیکن ہیں تازہ دم
حوالہ کوئی جھوٹا، اِن کے ہوتے دے نہیں سکتا

یدِ بیضا ہیں پوشیدہ، بہت سی آستینوں میں
خُدا نے خود لگنا جس کو ذہینوں میں، فطینوں میں
نظر آتے ہیں جو کنکر، وہ بدلیں گے نگینوں میں
نُمو کی بے بہا طاقت چھپی ہے، اِن زمینوں میں
کرے گی کام وہ، لجنہ اماء اللہ مہینوں میں
ہیں ایسے بھی کئی چہرے، انہیں پردہ نشینوں میں
وگرنہ کاٹ تو ہیرے کی ہے، ان آبگینوں میں
بھرا ہے اِک عجب فولاد سا، ان مہ جبینوں میں
جو اس دنیا کو ڈھالیں گی نئے ڈھب کے قرینوں میں
چُھپا ہے نور، ایمان و یقیں کا ان جبینوں میں
ہے شیوہ عاجزی اپنا، ہیں شامل کم ترینوں میں
ابھی تو بے شمار اپنا، نہ تیرہ میں نہ تینوں میں
بھلے منہ زور ہو بغض و تعصب کے قرینوں میں
شکستِ فاش دیتی ہیں دلائل کی زمینوں میں
خلافت سے محبت کا ہے آئل ان مشینوں میں
وسیع ہے علم ان کا، ہیں بہت باریک بینوں میں

دلائل سے ہر اِک منکر کا منہ یہ بند کرتی ہیں
جماعت کے لئے عرشیؔ بہت غیرت ہے سینوں میں

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927
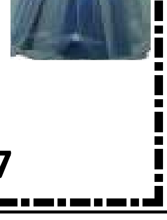

جلسہ سیرت النبی ﷺ جے گاؤں سرکل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکل جے گاؤں کی چار جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔

❁ **جماعت احمدیہ جے گاؤں** میں مورخہ 18 جنوری 2015ء بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء مسجد دارالبلاغ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم شہاب الدین صاحب صدر جماعت جے گاؤں نے کی۔ اس جلسہ میں مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مومن الرحمن صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم عزیز الحق صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے ''آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ اور عظمت کے متعلق غیر مسلموں کا اعتراف'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں مکرم سید فہیم احمد صاحب نیشنل صدر بھوٹان نے ''سیرت آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول کے موضوع'' پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

❁ **جماعت احمدیہ رام جوڑہ** میں مورخہ یکم فروری 2015 بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ سینٹر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم گلاب حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ رام جوڑہ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم انور احمد صاحب نے کی۔ نظم کے بعد مکرم شیخ عزیز الحق صاحب معلم سلسلہ رام جوڑہ نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتامی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

❁ **جماعت احمدیہ چامرچی** میں مورخہ 5 فروری 2015ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم جبار انصاری صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سجاد انصاری صاحب نے کی۔ بعدازاں ایک نعت پیش کی گئی۔ بعدہ مکرم سراج احمد صاحب معلم سلسلہ چامرچی نے آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد صغیر عالم، مربی سلسلہ جے گاؤں)

❁ **جماعت احمدیہ دورجی لائن** (چینگ ماری) میں مورخہ 6 فروری 2015 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مہر الدین صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ساحل احمد صاحب نے کی۔ عزیزم مسرور احمد صاحب نے ایک نعت پیش کی۔ بعدازاں مکرم جہانگیر صاحب نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم محمد فضل صاحب مربی سلسلہ بھوٹان نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول اور درود شریف کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد صغیر عالم، مربی سلسلہ جے گاؤں)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

❁ **جماعت احمدیہ تیاپور صوبہ** (کرناٹک) میں مورخہ 31 جنوری 2015 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سید سلیم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تیاپور کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد تین تقاریر آنحضرت ﷺ کی سیرت پر ہوئیں۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نور الحق خان مبلغ سلسلہ تیاپور)

❁ **جماعت احمدیہ شاہ پور** میں مورخہ 8 فروری 2015 بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم اسماعیل احمد صاحب ٹیچر اور مکرم مولوی نور الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ تیاپور بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد مکرم مولوی نور الحق خان صاحب، مکرم ناصر احمد نور صاحب اور مکرم اسماعیل احمد صاحب نے حضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین جلسہ کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ (عبدالغفور احمد صدر جماعت احمدیہ شاہ پور۔ کرناٹک)

❁ **جماعت احمدیہ ساگر** میں مورخہ یکم فروری 2015 بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء مکرم یوسف شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ ساگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ بعدازاں اطفال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا اُسوہ حسنہ اور اس کے تابع احمدیوں کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(جاوید احمد سنوری، معلم سلسلہ ساگر، کرناٹک)

❁ **جماعت احمدیہ سورب** میں مورخہ یکم فروری 2015ء بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ایم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سورب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے بھی ''آنحضرت ﷺ کی عبادت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ مصطفیٰ معلم سلسلہ، سورب)

❁ **جماعت احمدیہ بھاگلپور** میں مورخہ 4 جنوری 2015 کو مکرم مسعود عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ مکرم خالد ایوب صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم شائق احمد صاحب، مکرم سید فضل باری صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ جلسہ میں اطفال نے بھی نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد حبیب احمد۔ معلم سلسلہ بھاگلپور)

❁ **جماعت احمدیہ ممبئی** میں مورخہ 18 جنوری 2015ء کو تمام ذیلی تنظیموں کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ انچارج ممبئی نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ مکرم شمیم احمد صاحب نے کی۔ عزیزم عطاء الکریم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم عمران صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کا والدین سے حسن سلوک پر نصائح'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم بلال احمد صاحب نے ''نبی کریمؐ کا بچوں سے حسن سلوک'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم فرقان احمد رائچوری صاحب نے ''سیرت آنحضورؐ کے موضوع پر کی۔ بعدازاں مکرم عمران احمد رائچوری صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔''

جلسے کی چوتھی تقریر مکرم سید شکیل احمد صاحب نے ''اسلام میں پردہ'' کے عنوان پر کی۔ پانچویں تقریر مکرم جعفر علی خان صاحب نے ''نبی کریمؐ بحیثیت داعی الی اللہ'' کے عنوان پر کی۔ چھٹی تقریر مکرم مولوی میر افتخار علی صاحب مبلغ سلسلہ نے ''آنحضورؐ کی روز مرہ کی زندگی'' کے عنوان پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر ایک کلوجمیعا اور تربیتی کلاس کا بھی انعقاد ہوا۔ (پرویز احمد۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

جماعت احمدیہ برہ پورہ، بھاگلپور، بہار کی تبلیغی مساعی

مورخہ 17 جنوری 2015 کو بھاگلپور شہر کے سینڈس کمپاؤنڈ میں صوبائی سطح پر ایک تجارتی میلہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کی زیر قیادت مکرم سید ابوالفضل صاحب، مکرم ذوالفقار علی صاحب، مکرم سید ابوالقاسم صاحب، مکرم سید ابوعطا صاحب، مکرم سید ابوطاہر صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم محمد احمد صاحب، مکرم عبدالنور صاحب اور مکرم سید عبدالقیوم صاحب پر مشتمل ایک وفد نے تبلیغی دورہ کیا جس میں کثرت سے جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح لاجپت پارک میدان میں بھی ایک تبلیغی دورہ کر کے جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح 26 جنوری 2015 کو محترم سید محمد عبدالباقی صاحب کی زیر قیادت صبح ساڑھے نو بجے کمپاؤنڈ میں ایک تبلیغی وِزِٹ کر کے جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(سید آفاق احمد۔ برہ پورہ، بھاگلپور، بہار)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل KU-Band میں ضروری تبدیلی

جملہ احباب جماعت جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل KU-Band کے ذریعہ مشاہدہ کر رہے ہیں ان کی آگاہی کیلئے ضروری اطلاع ہے کہ ایم ٹی اے KU-Band میں سیٹلائٹ کی تبدیلی کی جارہی ہے۔ پہلے ایم ٹی اے ABS2 سیٹلائٹ کے ذریعہ مشاہدہ کیا جاتا تھا۔ اب آئندہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل Eutelsat E70B کے ذریعہ سے مشاہدہ کیا جاسکے گا۔ نئے سیٹلائٹ Eutelsat E70B کے ذریعہ ایم ٹی اے کی نشریات شروع ہو چکی ہیں۔ KU-Band کے ذریعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل مشاہدہ کرنے والوں کو درج ذیل تبدیلی کرنی ہوگی۔

1۔ ڈش انٹینا: ڈش انٹینا کی پوزیشن 70° East ہوگی۔ اپنے ڈش انٹینا کو اس کے مطابق موڑ لیں۔ اس سلسلہ میں کسی Cable Service Provider سے مدد لی جاسکتی ہے۔ 2۔ ریسیور: آپ کا سیٹلائٹ ریسیور DVBS-2 جس کو Mpeg4 ریسیور بھی کہا جاتا ہے ہونا چاہئے۔ بازار سے یہ ریسیور مہیا ہو سکتے ہیں۔ 3۔ پیرامیٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆Download Frequency: 11211 ☆Polarization : Horizontal ☆Symbol Rate: 5111☆QPSK : 1/2

احباب جماعت پانچ ماہ کے اندر اندر اپنے گھروں میں مذکورہ بالا تبدیلی کر لیں۔ پانچ ماہ کے بعد صرف اسی تفصیل کے تحت KU-Band میں ایم ٹی اے کا مشاہدہ ممکن ہو سکے گا۔ مزید معلومات کیلئے شعبہ سمعی بصری سے رابطہ کریں: 01872-500311, 91-9779209066 (نظارت نشر واشاعت قادیان)

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

نیز فرمایا :

’’کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوٰی کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ان منکرین امام الزمان کو آئینہ دکھایا ہے جیسا کہ فرماتے ہیں :

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

اس مکمل جواب کے بعد حسبِ ذیل امور بھی قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے چنانچہ لکھا ہے :

’’قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من انکر خروج المھدی فقد انکر بما انزل علیٰ محمّدؐ‘‘

(ینابیع المودّۃ۔ الباب الثامن والسبعون۔ از علّامہ الشیخ سلیمان بن الشیخ ابراھیم۔ المتوفّٰی ۱۲۹۴ء)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جس نے مہدی کے ظہور کا انکار کیا اس نے گویا ان باتوں کا انکار کیا جو محمدؐ پر نازل ہوئیں۔

اسی طرح اہلحدیث کے مستند اور مسلّمہ بزرگ یہ فتوٰی تحریر کر چکے ہیں کہ ’’من کذّب بالمھدی فقد کفر‘‘

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۱۔ از نواب صدیق حسن خان بھوپالوی۔ مطبع شاہجہان پریس بھوپال)

کہ جس نے مہدی کی تکذیب کی اس نے یقیناً کفر کیا۔ معاندین احمدیت کے لئے راستہ کھلا ہے کہ وہ مسیحِ موعود علیہ السلام کی تکفیر کریں یا تصدیق، تصدیق کریں گے تو ہر حال میں مسلمان ہی رہیں گے لیکن تکفیر کریں گے تو وہ تکفیر الٹ کر انہیں ہی کافر بنائے گی۔

یہ فتوے جماعتِ احمدیہ کے نہیں بلکہ معترض اور اس کے ہم مشربوں کے بزرگوں کے ہیں۔ جماعت احمدیہ جن عقائد پر قائم ہے وہ قرآنِ کریم کی محکم آیات اور واضح احادیث ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ پیش فرمائیں اور انہیں اپنے مؤقف کی بنیاد ٹھہرایا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت احمدیہ کا مسلک تو بڑا واضح اور شریعت کے عین مطابق ہے۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے خود پہل کر کے کسی کو کافر قرار نہیں دیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کلمہ گو مسلمان کو کافر کہنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ہم یہ کب کہتے ہیں کہ ہمارے مُخالف کافر باللہ ہیں لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ کافر بالماْمور ہیں۔ کافر کے معنی منکر کے ہیں پس یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن کا مومن ہی سمجھیں۔ مومن تو وہ تب ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے عقاید باطلہ سے رجوع کریں۔ اور حضرت مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ جو حقیقت میں منکر ہے اُسے ہم مومن کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ پس جو لوگ کہ باوجود ہزاروں نشانوں کے دیکھنے کے انکار کرتے ہیں ان کے کافر بالماْمور ہونے میں کوئی شک نہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے توڑنے والے ہیں اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرّہ بھر بھی عزت نہیں۔ کیونکہ اگر وہ خوفِ خدا رکھتے اور ان کے دل میں نورِ ایمان ہوتا تو وہ ایک ماْمور کی بیقدری اسقدر کیوں کرتے۔

تعجب ہے کہ یہ لوگ اس موعود ذہنی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہیں کہ اس کے منکر کافر ہوں گے اور جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ دجال ہوگا اور ہلاک کیا جائے گا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود اسبات کے مدعی ہیں کہ میں وہی ہوں تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیوں امیدوار ہیں جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت انکا خیال ہے ہم تو اُس سے ان لوگوں کو کم ہی جانتے ہیں۔

حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی بار بار اس مسئلہ کو اُٹھایا گیا ہے اور ہمیشہ آپ نے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتوؤں کو نظر انداز کر دے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا۔ پھر ہمارے مخالف کیوں بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ زمانہ یاد کریں جبکہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تھی اور ملامت کے تیروں سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا۔ اور تمام لوگوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت میں خدا نے ہماری تائید کی۔ اور ہر ایک دُکھ اور درد سے ہم کو بچایا۔ اور ہر ایک شر سے ہم کو محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گزار ہوں گے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی تو ہم کو اس وقت یہ نہیں چاہے لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کی نہی کو نعوذ باللہ کہیں پس پشت ڈالدیں۔

ہاں سوچو تو سہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھتا اور مفتری خیال کرتا ہے تو وہ اُس سے تعلق توڑ دیتا ہے اور اس سے دوستی اور محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ پس ہم کس طرح ان لوگوں سے جو ہمارے والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی ہتک کریں اور اُسے جھوٹا خیال کریں صلح کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو ہم سے زیادہ بے شرم کون ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دنیا کے معاملات میں تعصب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ پس ہم جہاں تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہیں۔ لیکن دین کے معاملہ میں یہ اور راہ پر قدم زن ہیں اور ہم اور راہ پر اور یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین سے ہر قسم کا سلوک کرتا ہے۔ اور شرعاً اس کی ممانعت نہیں بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے میں ہم کو تامل ہے۔ اور اس کے ذمہ وار خود یہی لوگ ہیں۔ کفر کی ابتدا انہوں نے کی نہ ہم نے۔ اوّل اوّل تو خدا نے رحم کیا اور کوئی حکم نہ دیا۔ لیکن جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اُس ماْمور من اللہ سے برائے نام تعلق تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ اب ان لوگوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائیں.....

اب میں وہ عبارتیں درج کرتا ہوں کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب میں لکھی ہیں تا کہ میرے دوستوں کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشا کیا تھا۔ سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں۔ جو حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اُس خط میں درج ہے جو آپ نے عبد الحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وھوا ہذا۔

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں۔ کیا راستبازوں سے خالی ہیں۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہئے کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے۔ کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کرتا ہوں ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے ردّ کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا

دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے حضرت صاحب کے منکر کافر نہیں بلکہ ناجی ہیں۔ عبدالحکیم مُرتد کو آپ نے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے، جماعت سے خارج کردیا۔ پانچویں یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپ کے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ یہ باتیں میں نے اپنے پاس سے نہیں بنائیں بلکہ حضرت صاحب کے لفظ ہیں جو نقل کیے گئے ہیں۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کردے۔

پس جب کہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا نفاق نہ ہوگا اگر ہم ان باتوں کو چھپاویں۔ کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے اُس کا کوئی دوست ہندوؤں سے بھی کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی ان کو یہ سنادے کہ ہم آپ کو بھی ناجی اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ سمجھتے ہیں وہاں کیوں اس اعتقاد کو برا کہا جاتا ہے، اسی لئے کہ نفاق ہے۔ پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دبی زبان سے اس کے حق پر ہونے کا بھی کچھ اقرار کریں گے تو اس کے دو بُرے نتیجے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنوں بعد جب ہمارا اصلی عقیدہ دشمن کو معلوم ہوگا تو اس کے دل میں ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھے گا کہ یہ اول درجہ کے جھوٹے ہیں اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتویٰ دیا ہے تو لوگ مڑوڑ تروڑ کر کچھ کے کچھ معنی کرتے ہیں تو اگر اس موقعہ پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا تو اس سے آئندہ کے لئے سخت بُرے نتیجہ پیدا ہوں گے اور آئندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جا کر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جائیں گے۔ اور آئندہ زمانہ میں نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کریں گے جو اب ہم پولوس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہیں اور بجائے نیک دعا دینے کے بددعاؤں کے نشانہ ہوں گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آئندہ زمانہ کیلئے نمونہ بد ہوگی کیونکہ کسی مامور کے قرب کے زمانہ کے لوگوں کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہیں۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالف زیادہ ہیں اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہئے ایک خیال باطل ہے کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہیں اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

(رسالہ تشحیذ الاذھان نمبر 4 جلد 6 بابت ماہ اپریل 1911ء صفحہ 130 تا 137)

امت محمدیہ کے تمام بڑے بڑے فرقے باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ سبھی کلمہ گو مسلمان ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کے قائل ہیں پھر بھی دیگر وجوہات اور اختلافاتِ عقائد کی بناء پر ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں۔ لیکن جب جماعت احمدیہ کا ذکر آتا ہے تو باوجود صدہا اختلافات کے، باوجود ایک دوسرے کے خلاف شدید ترین فتاوئ کفر کے، ایک ہو جاتے ہیں اور احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے یہ انذاری پیشگوئی فرمائی تھی کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی امت 72 فرقوں میں بٹ گئی تھی میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ان کی نشانی کیا ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ما انا علیہ و اصحابی یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوں گے۔ ان کا بھی وہی حال ہوگا جو میرا اور میرے صحابہ کا ہے۔

قارئین کرام غور فرمائیں! 1974 کا پاکستان کی قومی اسمبلی کا وہ کالا دن۔ تاریخ اسلامی کی یہ سب سے بڑی بغاوت تھی جو آنحضور ﷺ کے کسی صریح فیصلے کے خلاف مسلمانوں نے کی۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں امت مسلمہ کے بہتر فرقوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ نعوذ باللہ آنحضور ﷺ نے غلط فرمایا تھا۔ ہم بہتر فرقے باوجود پائے جانے صدہا برائیوں کے ناجی اور دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور احمدی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔

مسلمان وہ ہیں جو آنحضور کے کسی فیصلے کو قائم رکھنے کی خاطر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن دل و دماغ ورطۂ حیرت میں غوطہ زن ہے کہ ان بڑے بڑے اسلام کے سورماؤں کی عقلوں کو کیا ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں آنحضور ﷺ کے صریح فیصلے کے خلاف فیصلہ کر بیٹھے۔ درحقیقت یہ عقلوں کے مارے جانے کا سلسلہ تو اسی دن سے شروع ہوگیا تھا جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک کفر کا فتویٰ تیار کیا اور ہندوستان سے عرب تک کے دو سو سے زائد مولویوں کے اس پر دستخط کروائے۔ یہ 74 کی اسمبلی تو ان بہتر فرقوں کے اسلام کے تابوت کی آخری کیل تھی جو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے ٹھونکی۔

ایک سچا مسلمان جب عقل سلیم استعمال کر کے اس بات پر غور کرے گا تو لازماً اسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ 72 فرقے بھی موجود ہیں جنہوں نے آپس میں متحد ہو کر 72 کی نشاندہی کردی اور اپنے اندر سے ایک فرقے یعنی احمدیت کو نکال کر اُس ایک کی بھی نشان دہی کردی۔ اب فیصلہ بہرحال آنحضور ﷺ کا چلے گا کہ بہتر ناری ہیں اور ایک جنتی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر بھی عجب نرالی شان رکھتی ہے۔ ہر فرقہ یہ دعویٰ کرتا تھا اور کرتا ہے کہ وہی درحقیقت ناجی فرقہ ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اگر ان نام نہاد ''ناجی فرقوں'' کی بھیڑ میں خود کو ناجی کہتی تو اس کی آواز بھی اسی بھیڑ کے شور و غل کا ایک حصہ ہوتی۔ اس میں منفرد بات کوئی نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے خود انتظام فرمایا اور تمام فرقوں سے یہ فیصلہ کروادیا کہ 72 کون ہیں اور ایک کون۔

اب فیصلہ معاندین احمدیت کو کرنا ہے کہ وہ کس طرف رہنا چاہتے ہیں۔ بہتری ٹولے میں جو آنحضور ﷺ کے فرمان کے مطابق ناری ہے یا ایک جماعت میں جو آپ ﷺ کے فیصلے کے مطابق ناجی ہے۔ (جاری)

(تنویر احمد ناصر)

محمد ﷺ پر ہماری جاں فدا ہے

کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اُس نے روشن کردیا ہے
اندھیرے گھر کا وہ میرے دیا ہے

خبر لے اے مسیحا ؑ دردِ دل کی
ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے

مرا ہر ذرّہ ہو قربانِ احمد
مرے دل کا یہی اِک مدّعا ہے

اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

ہو اُس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے

اُسی سے میرا دِل پاتا ہے تسکیں
وُہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

مجھے اِس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY
Since 1948

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7179 میں طاہر محمود ولد فضل عمر محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: طاہر محمود گواہ: فرحت احمد ملکانہ

مسل نمبر:7180 میں سید شاہد احمد عامل ولد سید مبشر احمد عامل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اکتوبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: سید شاہد احمد عامل گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7181 میں عارف محمد ولد عبد الکبیر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم العبد: عارف محمد گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7182 میں ضیاء الخان ولد رفیق خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: ضیاء الخان گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7183 میں شاکر حسین شاکر ولد محمد حنیف جٹ قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2001 احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عارف بھٹی العبد: شاکر حسین گواہ: آصف احمد

مسل نمبر:7184 میں محمد جمیل ولد محمد خلیل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید احمد العبد: محمد جمیل گواہ: حافظ نعیم احمد پاشا

مسل نمبر:7185 میں فیصل ایس ولد شمس الدین قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 17 سال ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: فیصل ایس گواہ: فرحت احمد ملکانہ

مسل نمبر:7186 میں محمد اقبال ولد محمد یوسف قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عارف بھٹی العبد: محمد اقبال گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7187 میں مشتاق احمد مبشر ولد بشیر احمد ٹھوکر قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد پڈر العبد: مشتاق احمد مبشر گواہ: طلحہ احمد چیمہ

مسل نمبر:7188 میں شاہد احمد ولد خالد خان قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر العبد: شاہد احمد گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7189 میں سکندر محمد ولد بوٹا خان قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ العبد: سکندر محمد گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7190 میں محمد رشید احمد ولد محمد یوسف قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طلحہ احمد چیمہ العبد: محمد رشید احمد گواہ: شبیر احمد پڈر

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

عبدالشکور! تم میرے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہو گے کہ تمہارا ملک قریب ترین عرصے میں توحید پر ایمان لے آئے۔ شرک کو ترک کر دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات کو اپنے مدنظر رکھے۔ یہ صاحب شکوہ اور عظمت کے ہی کلمات ہو سکتے ہیں جو رؤیا میں میری زبان پر جاری کئے گئے اور یہ جو پیشگوئی میں ذکر آتا ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس پر کلام الٰہی نازل ہوگا اور رؤیا میں اس کا بھی ذکر آتا ہے۔ چنانچہ الٰہی تصرف کے تحت رؤیا میں میں سمجھتا ہوں کہ اب میں نہیں بول رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جارہی ہیں۔ پس اس حصے میں پیشگوئی کے انہی الفاظ کے پورا ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔

1936ء کی شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے جب صحابہ کی بھی بڑی تعداد موجود تھی اور تابعین کی بھی کثرت تھی حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔ یہ صرف خلافت اور نظام کا ہی سوال نہیں بلکہ ایسا سوال ہے جو مذہب کا سوال ہے۔ پھر صرف خلافت کا سوال نہیں ایسی خلافت کا سوال ہے جو موعود خلافت ہے۔ میں اس لئے خلیفہ نہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ اس کی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ اس کو رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفے بھی روز نہیں آتے۔

پھر 1944ء میں جب آپ نے دعویٰ کیا۔ حضرت مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تو آپ نے فرمایا۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور اسی قسم کی دوسری پیشگوئیاں بار بار میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق ظاہر کروں مگر میں نے انہیں ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود گواہی دے دے گا کہ ان پیشگوئیوں کا میں مصداق ہوں چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانے میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں تو اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ کسی کشف کا الہام کا تائیدی طور پر ہونا ایک زائد امر ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت اگر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگوا کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔ اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔ یا تو وہ وقت تھا کہ جب آپ نے فرمایا کہ مجھے ضرورت نہیں کہ کسی قسم کا اعلان کروں اور وہ وقت بھی آیا جب آپ پر اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کھول دیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں اس لئے اعلان کریں تو اس وقت آپ نے معترضین اور نہ ماننے والوں کو کھلا چیلنج دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افتراء سے کام لیا ہے یا اس بارے میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملے میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بہ عذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔

پھر پیشگوئی کے جو بعض حصے تھے ان کے کچھ حصے بیان کرتا ہوں۔ ایک حصہ مثلاً تھا پیشگوئی کا کہ وہ علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ یہ مطلب ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے اور خدا خود اس کا معلم ہوگا۔ فرمایا میری تعلیم جس رنگ میں ہوئی ہے وہ اپنی ذات میں ظاہر کرتی ہے کہ انسانی ہاتھ میری تعلیم میں نہیں تھا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے کے ذریعے مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کر دیا ہے جس طرح کسی کو خزانے کی کنجی مل جاتی ہے اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی کنجی مل چکی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ خود راقم الحروف نے کئی علوم فرشتوں سے سیکھے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک فرشتے نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ عہدۂ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت سے کھولے کہ اب قیامت تک امت مسلمہ اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ کتنی بھی گالیاں دیں ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ سے ہی اور دنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں تو جو کچھ بھرا ہوا ہے وہ تم نے اسی سے لیا ہے۔ پھر اس کی مخالفت تم کس منہ سے کر رہے ہو؟

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ 1907ء میں سب سے پہلی دفعہ میں نے پبلک تقریر کی۔ تقریر آدھ گھنٹے یا پون گھنٹے جاری رہی۔ جب میں تقریر ختم کر کے بیٹھا تو مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ میاں میں تم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ تم نے ایسی اعلیٰ تقریر کی۔

وہ علوم باطنی سے پر کیا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ باطنی علوم سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر فرماتے ہیں تین کو چار کرنے کے بارے میں کہ یہ بھی صحیح نہیں کہ تین کو چار کرنے والے کی علامت مجھ پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ اول اس طرح کہ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب مرزا فضل احمد صاحب اور بشیر اول پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ دوسرے اس طرح کہ میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے اور اس طرح میں نے ان تین کو چار کر دیا یعنی مرزا مبارک احمد مرزا شریف احمد اور مرزا بشیر احمد اور چوتھا میں۔ تیسرے اس طرح بھی میں تین کو چار کرنے والا ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندہ اولاد میں سے ہم صرف تین بھائی یعنی میں مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا شریف احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھنے کے لحاظ سے آپ کے روحانی بیٹوں میں شامل تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب آپ کی روحانی ذریت میں شامل نہیں تھے۔ انہیں حضرت خلیفہ اول پر بڑا اعتقاد تھا مگر باوجود اعتقاد کے آپ کے زمانے میں وہ احمدی نہ ہوئے لیکن جب میرا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ وہ میرے ذریعہ سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے تین کو چار کرنے والا بنا دیا۔ پھر اس لحاظ سے بھی میں تین کو چار کرنے والا ہوں کہ میں الہام کے چوتھے سال پیدا ہوا۔ 1886ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیشگوئی کی تھی۔

فرماتے ہیں کہ پانچویں خبر یہ دی گئی تھی کہ اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ یہ خبر بھی میرے زمانے میں پوری ہوئی چنانچہ میری خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلی جنگ ہوئی اور اب دوسری جنگ شروع ہے جس سے جلال الٰہی کا دنیا میں ظہور ہو رہا ہے۔

وہ جلد جلد بڑھے گا۔ جب میں خلیفہ ہوا اس وقت ہمارے خزانے میں صرف چودہ آنے کے پیسے تھے اور اٹھارہ ہزار کا قرض تھا۔ اگر اس کی مدد میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں کچھ نہیں کر سکتا لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا۔ غرض طرح طرح کی مخالفتیں ہوئیں۔ سیاسی بھی اور مذہبی بھی اندرونی بھی اور بیرونی بھی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں جماعت کو اور زیادہ ترقی کی طرف لے جاؤں۔

ایک پیشگوئی یہ بھی کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو میرے ذریعہ سے پورا کیا۔ اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کو کوئی توجہ نہیں تھی اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔ وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔ غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے اسلام لا رہی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں تبلیغ کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا ہے اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی تھی کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے ہی ہوا۔ جب میں پیدا ہوا تو اس کے دو اڑھائی ماہ کے بعد آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کی بنیاد دنیا میں قائم ہوگئی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بتایا تھا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مختلف ممالک میں احمدیہ مشن قائم کروں۔

غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج سلسلہ احمدیہ سے واقف نہ ہو دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو یہ محسوس نہیں کرتی ہو کہ احمدیت ایک بڑھتا ہوا سیلاب ہے جو ان کے ملکوں کی طرف آ رہا ہے۔ حکومتیں اس کے اثر کو محسوس کر رہی ہیں بلکہ بعض حکومتیں اس کو دبانے کی بھی کوشش کرتی ہیں اور یہ صرف اُس زمانے کی بات نہیں آجکل بھی یہ باتیں سامنے آ رہی ہیں چنانچہ روس میں جب ہمارا مبلغ گیا تو اسے مارا بھی گیا پیٹا بھی گیا اور ایک لمبے عرصے تک قید رکھا گیا لیکن چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلے کو پھیلائے گا اور میرے ذریعے سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو آپ میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور کئی مرتبہ پورے ہوئے۔ مختلف جگہوں پر پورے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 26 Feb 2015 Issue No.9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

آج 20رفروری کا دن ہے اور یہ دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج 20رفروری کا دن ہے اور یہ دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے نشان مانگا تھا کیونکہ غیر مسلم کے اسلام پر حملے انتہا تک پہنچ چکے تھے اس لئے آپ علیہ السلام نے چلہ کشی فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نتیجے میں غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی۔اس کی تفصیلات کا تو میں اس وقت ذکر نہیں کروں گا۔ اس بارے میں کئی پہلے خطبات دے چکا ہوں۔ پھر ہر سال جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں ان میں بھی علماء اور مقررین اس بارے میں بیان کرتے ہیں۔ یہ تفصیل تو جماعت کے سامنے آتی رہتی ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔ جلسے ہو رہے ہیں آجکل۔

آج میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے الفاظ میں پیشگوئی کے بارے میں جو آپ نے فرمایا مختلف مواقع پر وہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔تمام پہلوؤں کا تو احاطہ نہیں کیا جا سکتا چند ایک باتیں چند ایک حوالے پیش کروں گا۔ 1944ء میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ آج سے پورے اٹھاون سال پہلے 20رفروری 1886ء کو ہوشیار پور میں اس مکان میں جو کہ میری انگلی کے سامنے ہے (جہاں آپ تقریر فرما رہے تھے سامنے ہی مکان تھا میدان کے) ایک ایسا مکان تھا جو اس وقت طویلہ کہلاتا تھا۔قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو خود قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانی اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا۔وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمن نے اس پر بھی اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔تب 22رمارچ 1886ء کو آپ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔دشمنوں نے اعتراض یہ کیا تھا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ پس اگر آپ کے ہاں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ دنیا میں اس ذریعے سے خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہوا ہے۔آپ نے لوگوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے 22رمارچ کے اشتہار میں تحریر فرمایا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف الرحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ پھر اسی اشتہار میں آپ نے تحریر فرمایا کہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہ وبرکۃ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔آپ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپ کی عمر پچاس سال سے اوپر تھی۔ یہ وہ خلاصہ تھا اس الہام کا اس کی تفصیل میں مَیں نہیں جا رہا۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ مصلح موعود نہیں بلکہ بعد میں کہیں تین چار سو سال بعد یا سو سال یا دو سو سال بعد مصلح موعود پیدا ہوگا۔ یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدا نے آپ کو یہ خبر دی کہ آج سے تین سو سال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جو اسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جو اس بات کو معقول قرار دے سکتا ہے۔

پنڈت لیکھرام منشی اندرمن مرادآبادی اور قادیان کے ہندو یہ کہہ رہے تھے کہ اسلام کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کا خدا دنیا کو نشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے۔ اگر اس دعوے میں کوئی حقیقت ہے تو ہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے رحمت کا نشان دکھا تو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصے میں ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان مانگا تھا۔ پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔

اپنی ایک رؤیا کا ذکر فرماتے ہوئے کہ کس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود پر منطبق ہوتی ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں ان مشابہتوں کو بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ساتھ میری رؤیا کو ہیں (ایک رؤیا آپ نے دیکھی تھی) جیسا کہ میں نے کہا۔رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا کہ **انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ**۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا میرے لئے بہت عجوبہ تھا کہ میرے منہ سے یہ کیا الفاظ نکل گئے ہیں۔ بعد میں بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار مؤرخہ 20رفروری 1886ء میں بھی آتا ہے۔ دوسرے میں نے رؤیا دیکھا کہ میں نے بت تڑوائے ہیں۔اس کا اشارہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں پایا جاتا ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ پسر موعود کی پیشگوئی میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔اسی طرح رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر وہاں بھی میں نے اپنے کام کو ختم نہیں کیا بلکہ میں اور آگے جانے کا ارادہ کر رہاں ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل فرمایا اس میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ الفاظ بھی اس کے دور دور جانے اور چلتے چلے جانے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

پھر یہ پیشگوئی میں ذکر آتا ہے کہ وہ علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا اس کی طرف بھی میری رؤیا میں اشارہ کیا گیا ہے چنانچہ خواب میں میں بڑے زور سے کہہ رہا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ پھر لکھا تھا وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ اس کے متعلق بھی رؤیا میں وضاحت پائی جاتی ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ رؤیا میں میری زبان پر تصرف کیا گیا اور میری زبان سے خدا تعالیٰ نے بولنا شروع کر دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے میری زبان سے کلام فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور آپ نے میری زبان سے بولنا شروع کر دیا۔ یہ جلال الٰہی کا ایک عجیب ظہور تھا جس کا پیشگوئی میں بھی ذکر پایا جاتا تھا۔

پھر لکھا تھا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور یہ الفاظ ہیں پیشگوئی کے اور رؤیا میں بھی یہ دکھایا گیا کہ ایک قوم ہے جس میں میں ایک شخص کو لیڈر مقرر کرتا ہوں اور ان الفاظ میں جیسے ایک طاقتور بادشاہ اپنے ماتحت کو کہہ رہا ہوا سے کہتا ہوں کہ اے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ وڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad